باہی رشمن خاص کی نہایت ظالم تھا تھی و راست خرچ سی خزانہ بالکل خالی موجلا تھا
لیکن سات ہی مہینی میں تخت سی اتار دیا اور آپ بہنی رضیہ سلطنہ کو اس
کی تخت پر بٹھایا

ذکر رضیہ بیگم کا

سنہ ۱۲۳۶

اس بیگم کی قابل اور ہوشیار ہونی میں کچھ شک نہی کہ اسکے انصاف معدلت میں عدل و انصاف
میں نگاہ آفاق ہوی اس تخت پر بیٹھ کر دربار کرتی تھی اور بڑی عدل و انصاف سی
گفتگو فرماد سنتی ہی پر ایک خطا اسنی ایسی کی کہ اسکین اپنی جان خریدنی دوبھر
کیے اسکی اصد قبل کا دار و فقہ ایک حبشی غلام تھا اسپر عاشق ہوگئی اور اسپر سان
تک ہیہ جان کہ اسی امیر الامرا کا خطاب دیا اس سبب سی امرا اس کی عدل نا راض
ہوی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ صحبت بیگم اور غلام دونو ماری گئی اور ملک اسکے

سنہ ۱۲۳۹ بہای معز الدین بہرام کی ہاتھ آیا
لیکن دو برس کیہ روز سلطنت کری وہ بھی اس دار فانی سی کوچ کر گیا اور بجلد الدین
مسعود رکن الدین فائز کا تخت پر بٹھایا کچھ روز بعد اسپر بھی یہہ بلا آیا

اسکے وقت میں معلوں نے تبت کی راہ سی ہندوستان پر چڑھ کر آنا شروع کیا تھا

ذکر ناصر الدین محمود کا

علاو الدین مسعود کی انتقال بعد التمش کا بیٹا ناصر الدین محمود ہندوستان کا بادشاہ ہوا
سلطنت کا کل کام اپنی بہنوی وزیر عیاث الدین بلبن کی ہروسی پر چھوڑ دیا اپنا
شوق صرف خطا کہ کتاب سی کچھ نہ کام بادشاہ تھا ہر جمعہ میں وہ لکھے کر تیار کیا
کتاب نقل کری اپنا پیٹ بھرتا تھا اسی مشغولہ میں شمس سراج نامی مورخ کی
اسکی پاس آنی جانی تھا جو کچھ تمام مسخاروں کی کہانی سن آتا ہی وہی آکر سناتا
ہر روز ہر نسبت ہوشیار تھا بہی بادشاہ ہون کی عظمت سی جو خرابیاں اور انتظامی
ملک میں پیدا ہوی ازی دور کری کی کوشش کرتا اور ہر غزنی فتح کی اور دہلی کا تخت
کا مشہور قلعہ فتح کری چند ہری بوہی جا دیا سنہ ۱۲۹۸ع میں جب چنگیز خان کی پوتی ہلاکو
کا ایلچی ایا تو دو ہزار رعیتوں کی ساتھہ پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادی لیکر دہلی کی باہر
اسکا استقبال کیا سنہ ۱۲۶۶ع میں یہہ سکندر بادشاہ اس دار فانی سی عالم
جاودانی کو رحلت کر گیا

اس بادشاہ کی نیک فطرتی کی یہہ نمک تعریف کریں کہ ایک روز اسکی بی بی نی عرض کی

کہ جہاں پناہ میں کہانا لگاتی تنگ آگئی ہوں امید وار ہوں کہ ایک کنیز کہانا لگانی کی
عنایت فرماوے شاہ نی فرمایا کہ میں خزانہ اور ملک حسرالعالی کی امانت ہی تجھ آرام وچین
کی نی ہنس سکتی ہی کہ تم بدستور اپنا کام کرتی رہو لاچار ہوکر ہر طرف ہرکارون کو حوالی
نال کیا مونہہ دہلاون کا ایک روز کا روزگار ہی کہ کوئی امیر اس بادشاہ کی ملاقات
کو آیا اور رسمی دستبوسی قدمون کو دیکھی لگا آئین آنکھ طرف کا مکرر کہا ہوا تہا اسکو دیکھکر
اس امیر نی کہا کہ میں بادشاہ ہوں جب اسکی سنی کہی اس لفظ کی گرد ایک جلسہ سبائی کا
کینچیدیا ہر چند امیر حضرت ہوکر جلد اسی میل دلالت کرکے گستاخ وزبردنی پوچہا کہ بسبب حضور جلسہ کہنی اور
اب اسکو جیل دلالا اسکا کہا سبب ہے فرمایا کہ میں جو جانتا تہا کہ وہ لفظ صحیح ہی ہر ایک
خرچودہ قسم کی دل شکنی سی ہنی اور محنت گوارا کرنی نہایت سہل سمجھی

ذکر غیاث الدین بلبن کا

جب ناصر الدین محمود اس دار فانی سے رحلت کرگیا تو ارکان دولتی عماد الدین بلبن بادشاہ ہوکر کام
تو بادشاہت پہ بیٹہی کی کرتا تہا ہر اسکی مرضی پر لوگ اسکو بادشاہ ہوگیا (۱۲۶۶ء)
بین ہیواتیون کی بغاوت کی ہر جلد ہی انکو زیر کیا لاکہ آدمی کی قریب زندگی ہاری گئی اور
سنہ ۱۲۶۶ء بین طغرل خان صوبہ دار بنگالہ کی سرکشی اور دعوی سلطنت کا کر بیٹہا بادشاہی
فوج بسپہ سالاری ملک نجی الدین اوسپر چڑہ گئی بلکہ خود بادشاہ ہی چڑہا تو طغرل خان
اور لشکر کی طرف بہاگ گیا اگرچہ فوج شاہی نی ارکا قاقب کیا پر ارکا ہنس پہ لگا

آیا دون کا در کہ ملک نجی الدین موجب سیل سورون کی چلا جاتا تہا کہ رسنی ارکنا ہاتی کی نیچی
طغرل خان کی صورت دیکھی کہ غافل ہوری ہی اسنی جالنس آدمیون کی ساتہہ شتر مرغ ہی سیر
طغرل کی لشکر میں جا للکارا کہ شاہ بلبن کی فتح ہو اور جو سانی ایا اسکو تیغ بیدریغ کیا
وسمجہی نی جانا کہ تمام فوج شاہی مجہہ پر آپڑی حواس باختہ ہوکر بہاگا ہر ملک نجی الدین نی
اسکا بی قت کیا طغرل نی گہوڑا گنگا مین ڈال دیا تو ملک نجی الدین نی ایسا تعاقب لگایا
کہ ارکا طایر روح قفس عنصری پرواز کرگیا نجی الدین کو سر بسجدہ ہوا اور مین گہوڑا
دوڑا کر ارکا سر کاٹ لایا اور شاہ بلبن کی حضور مین پیش کیا بادشاہ نی اسنی
احتیاطی سی دعا دی اور کہا کی سبب اسکو ہمت سرزنش پر آخر اقدام ہی اس سپاہ کی کہ جو
اسی وقوع مین آی خوب دیا

دہلی اس زمانہ مین بڑی رونق پر تہی منجملہ ان بادشاہ اور بادشاہ زادون ممالک غیر کی کہ جو
معروف کی خوف سی اپنا اپنا ملک چہوڑ کر یہان چلی ائی تہی اور کیسی کیسی کم نہتی ہنر مند رہتی
بادشاہ کی وقت مین آئی تہی سبہون کی خاطر داری اور پرورش کرتا اور وہ سب خوشی
سی اسکی تخت کی گرد ہالہ بانده کر بڑی موتی شہر مین ہر ایک نی ملک کے نام سی محلی بسی گئی تہی
اور سپہ قندی کاسغری چلپی روی غوری خورزمی وغیرہ پکاری جاتی تہی
یہ بادشاہ اپنا دبدبہ اور شان شوکت کہانی مین کوشش کرتا اور سی عدل و انصاف مین بہی سعی کرتا
اودہ کی صوبہ داری بیت خان نی شراب کے نشہ مین کسی غریب کو مار ڈالا تہا اسکی عورت نی

اسکی عورت نے نالش کی بادشاہ نی ہیبت خان کو گانسو کوڑی لگوا کر اس عورت کی حوالے
کیا اور فرمایا کہ آج تک ہمارا غلام تہا اب تیرا ہوا ہیبت خان نی بڑی سفارشوں سی بیس ہزار
اس عورت کو دیکر اپنا پیچہا چہوڑایا کہتی ہین کہ جب سی یہ بادشاہ ہوا شراب پینا بالکل
چہوڑ دیا نماز و روزہ اختیار کیا ماتم پرسی کی لئی اپنی امیرون کی گہر جاتا جمعہ کی دن مسجد سی
لوٹتی وقت عالم و فاضلون کی گہر پر جا کر انسی ملاقات کرتا — اس بادشاہ کی
سواری اس دہوم سی نکلتی تہی کہ پانچسو آدمی ننگی تلوار لیکر اردلی مین چلتی پر تو بہی راستی مین
جہان سنتا کہ وعظ کی مجلس ہو رہی اتر کر سنتا اور اکثر رونی لگ جاتا بی وضو
کبہی نہ رہتا ٹوپی اور موزہ اتاری اسی کبہی خدمت گارون نی بہی نہین دیکہا پر سزا سخت دیتا
اور سلطنت کی پائیداری کی لئی ناحق بہی بہتون کی جان لیڈالتا آخر عمر مین اس بادشاہ کو
پنجاب کی طرف لڑائی مین مغلون کی ہاتہ سی اپنی بڑی بیٹی محمد کی ماری جانی کا بڑا رنج
ہوا امیر خسرو مشہور شاعر اسی شہزادہ محمد کی پاس رہتا تہا جب یہ شہزادہ مرا امیر خسرو
دشمنون کی قید مین پڑا لیکن پہر چہوٹ گیا آخر یہ بادشاہ اپنی بیٹی کی رنج و الم مین
کہل کر ۸۰ برس کی عمر مین اس ناپایدار دنیا سی عالم جاودانی کو کوچ کر گیا
اس بادشاہ پر مورخون نی یہ الزام لگایا کہ باوجود اس فہم و کیاست کی اپنی کنجی شیر خان بہادر کو
جو ریاست کا بڑا رکن تہا کسی فطرت سی مروا ڈالا

ذکر سلطنت معز الدین کیقباد کا

[illegible] کی بادشاہ نے بہت جان کی [illegible] کی [illegible]

[illegible] اب تیرا ہوا [illegible]

[illegible] کو دیکر اپنا پیچھا چھوڑایا کہتی ہیں کہ جب سے یہ بادشاہ ہوا شراب پینا بالکل

چھوڑ دیا نماز و روزہ اختیار کیا ماتم پرسی کی لئے بھی امیروں کی گھر جاتا [illegible] دن [illegible]

[illegible] وقت [illegible] و فاضلوں کی گھر پر جا کر انسے ملاقات کرتا — اس بادشاہ کی

[illegible] کہتی تھی کہ [illegible] آدمی [illegible] لیکر [illegible] جلنی پر تو بھی [illegible]

[illegible] کہ وعظ کی مجلس ہو رہی اتر کر سنتا اور اکثر رونے لگ جاتا بے وضو

[illegible] اور [illegible] اتاری [illegible] خدمت گاروں نے بھی [illegible] دیکھا [illegible]

[illegible] سلطنت کی پائیداری کی لئے ناحق بھی بہتوں کی جان لیڈالتا آخر عمر میں [illegible]

[illegible] طرف [illegible] مغلوں کی [illegible] محمد کی [illegible]

[illegible] امیر خسرو مشہور [illegible] شہزادہ محمد کی پاس رہتا تھا [illegible] شہزادہ [illegible] امیر خسرو

[illegible] کی قید میں پڑا لیکن پھر چھوٹ گیا آخر [illegible] بادشاہ [illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible] دنیا سے عالم جاودانی کو کوچ کر گیا

[illegible] بادشاہ [illegible] لگایا کہ باوجود [illegible] فہم و فراست کی [illegible]

[illegible] کا [illegible] فطرت سے مرد اڑا

ذکر سلطنت معز الدین کیقباد کا

NUK 118

Adam Mickiewicz

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Author/s:
Raman, Pandat.

Title:
Dibacah| : Qadim halat Hindustan/

Date:
[18--?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23302

File Description:
Part 2

U

1

202

دیباچہ

کہان ہی ملک اسکندر کہان ہی طاق افریدون || ہزارون نقش اسنی الٹی لکھ لکھکر مٹائی ہین

ملک ہندوستان جو ایشیا مین ایک وسیع ملک ہی ایک زمانہ وہ تہا کہ تمام ممالک
روی زمین مین کوئی ملک بہی اوسکی کسی بات مین برابری نہین کر سکتا تہا بڑی بڑی
صاحب علم کہ جنکی تصنیفات کا چرچا عجائبات سی ہین اس خطہ زمین گلشن پر اگنی
مین ہو گذری بڑی بڑی راجا عظیم الشان کہ جنکی عدل و انصاف کا چرچا روم و چین تک
پہونچا اس انتخاب زمین کی فرمانبردار تہی افسوس صد افسوس کہ ایسی نامی
گرامی اشخاص کا تذکرہ کسی مورخ نی قلمبند نہین کیا اگرچہ مہابہارت مین سبکا
ذکر بہ توضیح لکہا ہی مگر چونکہ وہ کتاب متقدمین ہماری مذہب یعنی اہل ہنود کی
متعلق ہی اور علاوہ برین اسمین واقعات کی سوا بہت سی مسائل مذہبی مندرج
ہین اور مبالغہ سی بہی خالی نہین ہی اسی سبب سی اسکو غیر مذہب کی لوگ تسلیم
نہین کرتی شاہان اسلام کی عہد مین بہت سی کتابین اسی معاملہ مین تصنیف
ہوئی مگر تعصب مذہبی نی اونہین بہی خراب کر دیا اب صاحبان انگریز بہادر کی عہد مین
جو صدہا کتب واقعات تصنیف و تالیف ہوئی ہین وہ یا تو سیر المتاخرین تو یا
تاریخ فرشتہ وغیرہ سی انتخاب ہوئی ہین جنکو ہماری بہائی بند یعنی اہل ہنود تسلیم
نہین کرتی اسواسطی مین بندہ ہیچدان پنڈت رامانند بعہدہ تدریس طلبا مدرسہ
فتح آباد مین مقرر ہون اس نقص کی دور کرنی مین کمر ہمت باندہ تا ہون و پرانی
کتابون سی انتخاب کر کی بغیر پاسداری مذہب ہر ایک فرمانروا کشور ہند

کا حال حتی المقدور صحیح صحیح لکھونگا اور جو بات عجائب و انکو لہی ہوگی اوسکی ثبوت
مین دلایل و برہانین قایم کرونگا چونکہ اکثر ملک مین ہندو مسلمان اور عیسایون کا
تسلط رہتا ہی اسلئے ان واقعات کو جہاں تک ہوسکیگا ترتیب وار تین حصون مین لکھونگا
پہلی باب مین وجہ تسمیہ ملک نیز اوراوسکی آبادی کا حال مفصل لکھا جائیگا دوسری باب
مین مہاراجگان اہل ہنود کا ذکر درج کرونگا تیسری باب مین مسلمانان سلطنت
کا تذکرہ ہوگا چوتھی باب مین عملداری انگریزی کا حال لکھا جائیگا

التماس

منصفی خواندہ عوام سے نظر کرمی کی امکان مین طبع آزمائی کی ہی پس ناظرین کی خدمت
با برکت مین التماس ہی کہ جہان کہین سہو خطا دیکھین اصلاح فرماوین اور بندہ
کو مرہون منت بنا ویں

باب اول قدیم حالات
ہندوستان کی بیان مین

یہہ بات لوگ تسلیم کرتی ہین کہ امتداء سے ہندو لوگ اس ملک مین آباد ہوے
کیونکہ اس ملک کا ہندوستان نام ہر جا نام مذکورہ بالا کی ثبوت کی نہی ایک
قوی حجت ہی الا یہہ حال دریافت ہونا نہایت مشکل ہی کہ اس معزز اور
فہمندہ قوم کا نام ہندو کیون رکھا گیا اور کب سے رکھا گیا کیونکہ یہہ نام نہ تو
ہندو مین ملتا ہی اور نہ تو ہمارے ایران مین شاید ایران یون نی اختراع کیا ہوگا کیونکہ
اوسکے زبان مین ہندو جادوگر و چور

اور فرہنگ کوشتی مین اگر ایرانیون نی بسبب اوسکی قدیم سے یہہ ملک جادوگر شہور ہونا اوسکا نام ہندو رکھا ہو
تو کچھ تعجب نہین ہی اور یہہ نام اوس زمانہ کا رکھا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ جب خاندان کی کی سلطنت ایران مین
قایم ہوی واللہ اعلم بالصواب اصل مین اوس ملک کا نام آریاورت ہی کہ جو ہندون
کی بزرگ آریا کی نام سے مشہور ہوا ہندوستان مین آنی سے پہلی یہہ قوم وسط ایشیا کی بہارون
مین بستی تہی قدیم اور اور قدیم قومون کی طرح مویشی پالتی تہی اور اسی سے اپنی گزارا وقات
کرتی تہی آب و ہوا کی ناموافقت یا اور کسی سبب سے اپنی وطن مالوف کو چھوڑ کر مغربی گہاٹیون
کی راہ سے ہندوستان مین ای اور پنجاب مین سکونت پذیر ہوی اور انہون نی
اون قدیم باشندون کو کہ جو پہلی سے یہان بستی تہی اور بالکل وحشی سیرت اور
بہائم سیرت تہی نکال دیا جنون نی برہما و لنکا وغیرہ مین سکونت اختیار کی اور جو باقی
رہگئی انہون نی آریا کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکہہ لیا ان اصلی ہندون کی
نسل سے گوند و بھیل و مینی ہین کہ جو وسط ہند کی پہاڑون مین اب تک بستی ہین اور انکی
ناون سے ملکون کی نام ہی مشہور ہین جیسے بھیل وارہ اور گوندوانہ

یہہ بات بہی ثابت ہی کہ آریا قوم کی لوگ پہلی اتنی وسعت مین نہ بستی تہی جتنی اب بستے
ہین یہہ بات منوکی دوسری ادہیای مین لکہی ہی کہ سرسوتی اور درسدوتی ان دو ندیون کے
درمیان جو ملک ہی اسکو برہماورت کہتی ہین اور دیوداس نی دیوتاون کا دل صاف کرنے

اور برہماورت کی علاوہ کورو چیتر متس پانچال سورسین ان ملکونکو برہمرشی دیس
کہتے ہین اور متبرک گنے جاتی ہین اور ہمالہ پہاڑ سی دکہن اور بندہیاچل کی شمال کی درمیان
جو ملک ہی اسکو بنش دیس کہتی ہین اور وہ دہلی سی مغرب و شمال مین ہی اور وہان
سی مشرق کی جانب اور الہ آباد سی مغرب کی طرف جو ملک ہی اسکو مدہ دیس کہتے ہین
— اسی دو نتیجہ نکلتی ہین ایک تو یہ کہ آریا قوم کی لوگ شمال و مشرق کی طرف سی آکر
ہندوستان مین بسی دوسری یہ کہ انہون نی دریای گنگ کی مشرق اور کوہ بندہیاچل
کی جنوب کی طرف قدم نرکہا تہا کیونکہ اگر وہ ان اطراف مین بستی تو ضرور وہان بہی
کسی نکسی ملک کو مقدس ٹہراتی — علم زبان کی وسیلہ سی ایک یہ بات عجیب معلوم ہوتی
ہی کہ فرنگستان مین جتنی نامور قومین پہلی تہین یا اب ہین انکی اور ہندون کی نسل کا سلسلہ
ایک ہی اصل سی مل جاتا ہی اور جو فرق اب انمین پایا جاتا ہی وہ اب ہوا کا اختلاف
اور مختلف ملکون مین آباد ہونی کا سبب ہی مگر ہندون کو پارسیونکی ساتہ سب قومون سی
زیادہ مناسبت ہی جن لوگون نی سنسکرت اور فارس کی قدیم زبان بہت تحقیق
کی ساتہ حاصل کی ہی انکو ہندون اور پارسیونکی ایک ہونی مین کچہ کلام نہین ہی
زبان کی علاوہ ان دونو قومونکی مذہب کی اصول بہی ملتی ہین کیونکہ ہندون کا
مول منتر گایتری کہ جس مین آفتاب کی مدح ہی اور پارسیونکا منتر کہ جسکو وہ متبرک
جانتی ہین اسمین بہی آفتاب ہی کی تعریف ہی آریا کی ہندوستان مین انی کا زمانہ
تحقیق کرنا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہی لیکن رگ بید سی پایا جاتا ہی کہ یہ لوگ

پہلی پہل پنجاب مین آباد ہوی اور زبان سنسکرت اپنی ساتہ لای اسوقت انکی وضع سیدہی
سادی تہی اور بڑی عرض صرف گای بہیڑی چرانی اور کہتی باڑی کرنی سی رکہتی تہی کہ دودہ
دہی اور اناج حاصل ہو اور ہتیارون کا بنانا اور کام مین لانا بہی یہ لوگ جانتی تہی کیونکہ
اصلی باشندون سی کہ جو انکا مال مویشی چورا کر لیجاتی تہی ہر وقت مقابلہ رہتا تہا اور
ہتیار اکثر تیر و کمان رکہتی تہی چونکہ ایسی لوگونکی بڑی آرزو یہی ہوتی ہین کہ منہ وقت
پر برسی اناج خاطر خواہ پیدا ہو ویسی بڑہین تندرستی بنی رہی عمرین بڑی ہون اور اولاد
خوب پہیلی اسلئی وہ اپنی دیوتاؤن سی اپنی چیزون کی دعا مانگا کرتی تہی اور رگ بید
کی اکثر رچائین یعنی دعائین اسی قسم کی ہین اب دیوتاؤن کی حقیقت سمجہنا چاہئی کہ وہ
کون تہی اور کیا صفات رکہتی ہی رگ بید سی پایا جاتا ہی کہ ابتدا مین یہ لوگ آگ اور پانی
اور ہوا اور سورج وغیرہ قوای قدرتی کی پرستش کرتی تہی اور ان چیزون کو مجسم اور ذی روح
تصور کرکی دیوتا مانتی تہی پرستش کا طریق بہی نرالا ہی تہی یعنی گہر کی ایک کوٹہری یا کہلی
میدان مین بیٹہکر آگ جلاتی تہی اور اسمین گہی اور سوم کی درخت کا رس یا السی ہی کوی اور
چیز ڈال کر منترون کی زور سی اپنی دیوتاؤن کو بلاتی اور خوش کرتی تہی مینہ کی واسطی اندر
سی اور گرمی اور روشنی کی لی سورج اور اگنی سی اور علی ہذا القیاس ہر مطلب کی لی ایک
خاص دیوتا سی التجا کرتی تہی جب کوی بلا پیش آتی تو اسکو دیوتاؤن کی کروپی جانتی تہی

اور جب کوئی یہودی کو صورت نظر آتی تو اسکو انکی کرپا یعنی مہربانی سمجھتی تھی غرضیکہ دیوتاؤن کو اپنا
ماباپ اور اپنی بہن انکی اولاد تصور کرتی تھی اور قربانی کا دستور بھی جایز تھا یعنی دیوتاؤن کی
خوشی کرنی کی واسطے گھوڑا اور گائی بلکہ آدمی بھی اگنی کنڈ مین ہوی جاتی تھی چنانچہ اسومیدہ
اور گومیدہ اور نرمیدہ جگ زمانہ سابق مین بہت ہوی ہین ——

خداوند تعالی کا مرتبہ سب دیوتاؤن سی زیادہ تصور کیا جاتا تھا اور اسی کو سب عالم کا خالق
اور موجد جانتی تھی چنانچہ بیدون مین اسکی ذات اور صفات کی تعریف خوب لکھی ہی ——
اگ وید سی پایا جاتا ہی کہ ذاتونکا امتیاز جیسا کہ آج کل ہندوستان مین ہی بیدون کی زمانہ
مین نہ تھا کیونکہ اگ بید مین سوای برہمن اور چھتری کی اور کسی ذات کا ذکر نہین ہی شادی کا
بھی یہ دستور نہ تھا جو آجکل رایج اس زمانہ مین ہی دلہن اپنی دولہ کو آپ پسند کر لیتی تھی اور اکثر لوگ
ایک ہی شادی کرتی تھی —— ایک عرصہ تک اس قوم کا یہی طریق رہا پھر رفتہ رفتہ
ملک گیری اور لڑائی پر آمادہ ہوی اور پنجاب سی ہندوستان خاص کی طرف پھیلنی لگی
یہان تک کہ بہت سا ملک فتح کر کی دہلی اور اودہ اور ترہت اور بہار پر قابض ہوگئی اور
اپنی کئی سلطنتین قایم کر لین اس عرصہ مین انکی اوضاع و اطوار اور ملت اور حالت
مین بھی فرق ہوتا گیا عناصر خمسہ کی پرستش پر برہما اور بشن اور شو کی پوجا کو
ترجیح ہوگئی ذاتونکا امتیاز مذہب کا جز تھا برہمن برہما جی کی مکھ سی چھتری انکی بازو سی
اور بیس انکی رانون سی اور شودر انکی پیرون سی نکلی ہوی مانی گئی اور ہر ذات کی
فرایض اور حقوق علیحدہ علیحدہ مقرر ہوی برہمن جگ کرانی اور کرنی اور بدیا پڑھنی

اور پڑھانی پر مقرر ہوی اور چھتری راجا اور سپاہی بنی اور بیس کو کھیتی اور تجارت کا کام
ملا اور شودر خدمت گار قرار دی گئی یہ امتیاز ذاتونکا اسوقت شروع ہوا تھا آج تک چلا جاتا ہی
اور اسکا اثر ہندوون کی دلون مین ایسا ہوا ہی کہ انکی ہان ایک ذات کا آدمی دوسری ذات
مین نہین مل سکتا چور کا بیٹا چوری کو اور فقیر کا بیٹا فقیری کو اپنا ازلی پیشہ سمجھنی لگا
اسی طرح شادی کی رسم و رسوم مین بھی فرق آیا اور حکومت کے رنگ و ڈھنگ نی بھی نیا جلوہ دکھایا
گناہ کی کفارہ کی واسطے جسمانی سختیان اور جانورون کی قربانیان مقرر ہوئین اور تناسخ یعنی
آواگون کی مسئلہ کی فروغ پایا اسی بیچ زمانہ کی طریق معاشرت کی کیفیت منو کی دہرم شاستر سی
خوب ظاہر ہوتی ہی + جب اس طریق کو بھی ایک عرصہ گذر گیا اور لوگ ہر بات مین ذات قید اور صعوبت
کفارہ سی تنگ آئی تو حضرت عیسی سے تخمیناً ۶۰۰ برس پیشتر مگدہ دیس کی راجا کی بیٹی ساکھی سنگھ کو تم
نی لودہ مذہب جاری کیا اور یہ مذہب چودہ سو برس کی قریب جاری رہا بہت سی راجا اسکی
فروغ دینی مین ساعی ہوی مگر نہایت فروغ اسکو راجا اشوکہ کی زمانہ ہوا جسکو گذری قریب
۲۱۵۰ برس کی ہوی ہونگی مفصل حال اس مذہب کا دوسری باب مین مذکور ہوگا ——
چونکہ بدہ کا طریق روکھا پھیکا اور حکیمانہ تھا اور اس مین عام لوگونکی خوش رکھنی کی کوئی بات
نہ تھی اسلئی برہمنون نی کہ جنکی بزرگی مین اسکی سبب سی خلل آگیا تھا موقع پاکر عوام الناس کو پھر گایا
اور انکی مدد سی اس مذہب کی لوگون کو اپنی ملک سی خارج کر دیا یہ لوگ برہما و لنگا وغیرہ مین جا کر سکونت
پذیر ہوی اور وہان یہ مذہب آج تک جاری ہی جب برہمن غالب آئی تو انہون نی اپنا قدیم مذہب

پہر جاری کیا اور عوام الناس کی خوشی کرنی کی لئی اس مین کتنی ہی نئی دیوتاون کی پرستش داخل
کردی چنانچہ وہی مذہب آج تک ہندوستان مین چلا جاتا ہی اور اس کی بنیاد پرانون پر ہی
ہندون کی عہد مین ملک ہندوستان پر کبہی کسی ایک راجا کا تسلط نہین ہوا اسکی مختلف حصون مین مختلف
راجا راج کرتی تہی اور انمین ہمیشہ لڑائی جہگڑی برپا رہتی تہی نہایت تعجب آتا ہی کہ ایسے حالت مین
ہندوستان مین علوم و فنون کی کیونکر ترقی ہوی اور کسطرح ان لوگون نی علم ہیئت اور ریاضی
اور طب اور شاعری کو کمال کی درجی پر پہونچایا کہ غیر قوم بہی انکی مداح بنی زبان سنسکرت کو ان
لوگون نی ایسا آراستہ کیا کہ دنیا کی کوی زبان بہی اسکی برابری نہین کرسکتی مگر افسوس ہی
کہ جو ترقی ہندون نی مختلف علوم مین کی تہی اسی آگی نہ بڑہ سکی بلکہ روز بروز اس مین
زوال آتا گیا

باب دوم فرمانروایان اہل ہنود کی بیان مین

کہلا ہی کونسا گل یہان کہ جو آخر نہ کملایا :: ہوا ہی کون گردن کش زوال اسپر نہین آیا :: یہی ہی حال دنیا کا وفا کی
اسمین کب بو ہی :: گیا شوہر جب ایک سر سی وہین پہر دوسرا آیا :: ہندوستان کی قدیم فرمانروایان کا حال کسی
پرانی کتاب مین ایسا نہین ملتا کہ جو قیاس مین اسکی کیونکہ نہ اس زمانہ مین کوی مورخ تہا جو تاریخ
لکہتا اور نہ سنون کا سلسلہ تہا کہ جسی یہ معلوم ہو کہ فلانا فرمانروا فلانی زمانہ مین ہوا جو کچہ تہوڑا بہت
حال ان قدیم راجاؤن کا ملتا ہی وہ مذہبی کتب اہل ہنود سی ملتا ہی پس انہین کتب سی انتخاب کرکی جو کچہ حال
عقل کی نزدیک صحیح معلوم ہوتا ہی لکہتا ہون یہ بات تو بیان ہو چکی کہ ملک ہندوستان مین کبہی کسی ایک راجا

کا تسلط نہین ہوا مختلف قطعات ہند مین مختلف راجا راج کرتی تہی اور ان سب مین ایک راجا سرومنی
یعنی سب راجاؤن کا سرتاج ہوتا تہا کہ تمام راجگان ہند اوسکی مطیع رہتی تہی گو وہ اطاعت برای نام ہی ہو
پس انہین سرومنی راجاؤن کو شہنشاہ ہند تصور کرنا چاہئی لہذا بندہ راقم بہی انہین سی سلسلہ تاریخ
شروع کرتا ہی مہاراج برہما کی کہ جن سی اہل ہنود خلقت کی پیدایش تصور کرتی ہین اور مورخان متاخرین
اسیکو خاندان شاہی کی بنیاد جانتی ہین دو بیٹی تہی ایک کا نام **دکش** یعنی **سورج** اور دوسری
کا **اتر** یعنی **چندرمان** تہا پس جو راجا **دکش** سی ہوی وہ **سورج بنسی** اور جو
اتر سی پیدا ہوی وہ **چندر بنسی** کہلائی اب یہ نہ سمجہنا چاہئی **سورج بنسی** اور **چندر بنسی**
سورج اور **چندرمان** کی اولاد تہی کیونکہ وہ بڑی بڑی اجرام فلکی ہین آدمی سی انکو
کیا نسبت اگر بالفرض سورج یا چاند کی اولاد ہوتی تو کچہ تو انکی شکل مین انکی مشابہت پای جاتی
اس بات کا کچہ تعجب نہین ہی کیونکہ اکثر ممالک کی رعایا خصوصاً **یونان** و **مصر** کی اپنی بادشاہونکی
پیدایش **سورج** اور **چاند** سی مانتی ہین یہ بالکل فخر ہی ورنہ سورج اور چاند سی اولاد نہین
ہوسکتی جو لوگ علم **ہیئت** سی ذرا بہی واقف ہین وہ میری اس لکہنی کو ہرگز باطل
تصور نہ فرماوینگی الغرض **سورج بنسی** اور **چندر بنسی** خاندان کی علیحدہ
علیحدہ دار الخلافہ مقرر ہوی اول خاندان نی تو اپنا دار الخلافہ اجدہیا مین کہ جو صوبہ اودہ مین
سرجو ندی کی دکہن کی کنارہ پر آباد ہی قایم کیا اور چندر بنسی خاندان نی پرماگ یعنی الہ آباد کی
سامنی پرتشٹہان پور مین جسی اب جہوسی کہتی ہین اپنی دار الریاست قایم کی اب یہان سی سورج بنسی
خاندان کا ذکر کیا جاتا ہی *

سورج بنسی خاندان

یون تو اس خاندان کی اور بہی راجا گذری ہین لیکن کسی کتاب مین انکا ذکر اچہی طرح سی نہین ملتا اس لئی
بیوسوت منو سی ذکر کیا جاتا ہی یہ منو ہندوؤن کی ہان ایسا نامی و گرامی ہو گذرا کہ جسکا
نام آج تک زبان زد خلایق ہی اور اس قوم کا اسی فخر سمجہین تو کچہ بیجا نہین ہی برن بیباگ یعنی ذاتونکا
امتیاز اسی نی کیا اور آئین اور قانونکی ایسی ضابطی کہ آج تک ہندوؤن کی ہان انپر عمل درآمد ہوتا ہی اسنی اپنا
دار الخلافہ اجدہیا مین قایم کیا اور جسقدر اسنی اپنی ہمت مذہبی مسایل مین صرف کی اسقدر ملک گیری مین
نکی اور برہمنونکو جو بزرگی آج کی دن حاصل ہی اسی نی بخشی ہی آخر ایک مدت حکمرانی کرکی راہی ملک بقا ہوا
اسکے بعد اسکا بیٹا اکشوا کو مسند حکومت پر جلوس فرما ہوا یہ راجا رعیت نواز اور رحیم تہا اسنی بہی
بہت دنون تک حکومت کی اور اکثر ممالک ہند کو اپنی حلقہ اطاعت مین لایا اور برہمنون کی نہایت خاطر داری
کی جب ملک و دولت نی ترقی پکڑی تو اسنی راج سوجگ یعنی گہوڑی کی قربانی کی خدا کی فضل و کرم سے
اسکی یہ تمنا بوجہ احسن ظہور مین آئی اور کوئی ہوس دنیا کی باقی نرہی تو راج کاج اپنی بڑی بیٹی بکشی کو دیکر
آپ گوشہ عافیت مین کہ عبادت سی مراد ہی جا بیٹا بکشی سی لیکر راجہ آج تک ۵ راجا ایک دوسری
کی پیچہی گذری کہ ان سب کا بیان اس مختصر مین گنجایش نہین رکہتا اتنا ہی کہنا کافی ہی کہ انکی عہد مین کوئی بڑا لڑائی جہگڑا
برپا نہین ہوا رعایا امن و امان مین بستی رہی زبان سنسکرت نی ترقی پائی انمین اکثر راجی ایسی شہرہ آفاق
کہ جنکی نام تا ہنوز زبان زد خلایق ہین مگر افسوس ہی کہ انکا حال صحیح کسی کتاب مین نہین ملتا خصوصاً
ماندہاتا ہریس چندر سگر دلیپ رگہو بگیرتہ ہری کوچ وغیرہ

ذکر مہاراجہ دشرتہ

آج سی بعد راجا دشرتہ اجدہیا کی مسند خلافت پر جلوس فرما ہوا رگہو کی خاندان مین یہ راجا نہایت منصف اور عادل

اور رحیم اور فیاض تہا کہان تک اسکی تعریف کرون نہ زبان کو کہنی کی طاقت نہ قلم کو لکہنی کا یارا ہی
ہندوستان کی اکثر راجا اسکی مطیع تہی سب طرح سی خوش تہا لیکن وارث تخت کی نہ ہونی سی
اکثر مضمحل رہتا تہا آخر بشٹ منی سی کہ جو راجا کا گرو تہا یہ حال گذارش کیا انہون نی کپل منی کو جو
بڑا مقدس برہمن تہا بلایا اور جگ کرائی تا کہ دلوتا خوش ہو کر راجا کو فرزند عطا کرین منی نی راجا کو
بر دیا کہ تیری چار بیٹی ہونگی چنانچہ تین رانیون سی چار بیٹی پیدا ہوئی رانی کوسلیا سی رام چندر اور رانی
کیکئی سی بہرت اور رانی سمترا سی لچمن اور سترگن یون تو یہ شہزادی چارون ہی خوبصورت
اور ہوشیار تہی پر سب مین رام چندر ہر بات مین فضیلت رکہتی تہی راجا دشرتہ سب شہزادون پر خصوصاً
رام چندر جی پر نہایت مہربانی اور پیار رکہتی تہی بلکہ انکی جدائی سی اپنا مرنا بہتر سمجہتی تہی
یہ راجا سخاوت اور راست بازی مین بہی یگانہ آفاق تہا یہان تک کہ انکی چارون
شہزادی نابالغ ہی تہی کہ بسوامتر مقدس برہمن کہ جو بنون مین تپسیا کیا کرتی اور راجس
انکو تکلیف دیتی تہی اس راجا کی پاس آکر ملتجی ہوا کہ مہاراج ہمکو راجس ستاتی ہین آپ
اپنی کنور رام اور لچمن کو میری ساتہ ہماری حفاظت کی لئی بہیجدیوین — راجا نی فوراً اپنی
دونو لخت جگر نابالغ منی کی ساتہ کر دئی اور ذرا بہی نیک و بد کا خیال نکیا اور رام چندر سی
عزیز بیٹی کو چودہ برس کی لئی جلا وطن کر دیا اور بچن سی نہ پہری — القصہ رام چندر اور
لچمن بسوامتر کی ساتہ بنون مین پہونچی اور ماریچ نام راجس کو کہ جو برہمنون کو ستایا کرتا تہا رام چندر جی نی
اپنی تیر سی گہایل کیا کہ وہ وہان سی بہاگ کر لنکا کی راجا راون کی علاقہ مین جا رہا (راجس
شاید ان جنگلی آدمیون کو کہتی ہونگی کہ جنکی ذریات سی گونڈ و بہیل وغیرہ ہین اور وہ اکثر برہمنون کو

ستیاناری ۔ اب رام چندر جی ستیا کی سوبر کا حال سنا کہ تسلا کی راجا جنک نی اپنی بیٹی ستیا کی ورسلی
سوبر پر جو سبھا یی اور شرط سوبر کی میہ ہی کہ شو دھنش جو وہاں رکھا ہی اسکو جو کوی راجا کھینچ کر توڑ دیگا
وہی ستیا کو بری ۔ یے دونوں بھای بھی بسوامتر کی ساتھ تسلا مین ہوکی اور دھنش جنک کی سبھا مین
مین کہ جہان سب راجا دھنش کی کہ ٹوٹنی سی شرمندہ ہوی بیٹھی گی اور رام چندر جی نی دھنش کو سہانی
توڑ ڈالا تب تو صدا تحسین و آفرین کی بلند ہوی اسیوقت ستیا جی ہار سنگار کر اپنی سکھی سہیلیون کی
جمعیت مین آہستہ آہستہ خرامان خرامان ناتمین پھل مالا لی ای اور سر اتی ہوی مالا رام چندر جی
گلی مین ڈالدی راجا جنک نہایت خوش ہوا اور قاصد کو تلک راجہ دشرتہ اودہ کو روانہ فرمای
کیونکہ منوی دشرتھ متر کی بموجب ٹہرکا ٹہرکی شادی بدون رضی والدین کی نہین ہوسکتی تھی پھان تو
شادیانہ بجنی شروع ہوگئی تھی کہ پرسرام نام ایک برہمن کہ جو چتر بو دکھا جانی دشمن دھنش کا ٹوٹنا
سنکر جنک پور ایا اور رام چندر جی سی در پے فساد ہوا لیکن انکی موت اور شجاعت اور دھای
دیکھکر کچھ نہ بولا بلکہ رام چندر جی کی خوشامدین کرنی لگا — حاصل کلام قاصد راجا جنک کا خط لیکر
راجہ دشرتہ کی پاس پہونچی اور مژدہ شادی رام چندر سنایا تو ہمارا جہ دشرتہ خلقو برکر ایسے
خوش ہوی کہ ماری خوشی کی جامی مین نہ سماتی تھی بہت جلد مری بڑی دھوم دھام کی برات بنارس
موہ اپنی دو شہزادون بہرت اور ستروگن کی جنک پور روانہ کیا حسب الحکم برات جاد اصل ہوی انکا آنا سنکر
رام چندر اور لچھمن موہ بسوامتر کی باپ کی خدمت مین حاضر ہوی راجا نی اپنی نور دیدون کو چھاتی سی
لگایا اور پیار کیا جنک نہایت ہی دشرتہ کی خاطر و تواضع کی اور اپنی بیٹی ستیا کی شادی رام
رام چندر جی سی اور اسکی چھوٹی بہن کی لچھمن سی کردی اور بہرت اور ستروگن سی ستیا کی دو چچازاد بہنون سی
اور بہت سا دان و جہیز دیکر جنک نی دشرتہ کو وداع کیا راجا دشرتہ چارون شہزادون کو بیاکر شادیانہ
بجاتی ہوی اودہ مین آ داخل ہوی شہر مین بڑی خوشیان منائی گین پانچ رنگ کا جلسہ کی دن تک گرم رہا

اور راجا نی بہت سی دولت اس خوشی مین لٹای — بیاہ کی تھوڑی ہی دن بعد زمانہ نی اپنی بیرنگی دکھای
کہ اسی مین راجا دشرتہ نی اپنی جان گنوای یعنی جب راجا نی باتفاق ارکین سلطنت رام چندر جی کو یوراجا بنانا
یعنے ولیعہدی کا ٹیکا دینا چاہا تو طائم جلک نی رانی کیکئی کو ورغلان کر کیا مگر کا جال بچھایا یعنی جب راجا دشرتہ
رات کی وقت اسکی محل مین خواب استراحت فرمانی گی تو رانی نی نہایت ہر احمال پاپا یا ہار سنگار راتاری موی
برائی بری پہنی خاک مین پڑی ہی راجا یہ حال دیکھکر بہت گبھرایا اور بی قرار ہوکر کہنی لگا :: یہہ حال زار کیون
تونی بنایا اپنایا ای جانی :: بھلا گھلون تیرا چہرہ تہا کیون ہی آج زردانی تیری سی پیاری کیا مستی ہی
مجھی اس زندگانی مین لٹا دون مال و زر اپنا کرون تجھہ پر ورافشانی ایسا کیا رنج و ملال تجھہ پر
چھایا ہی کہ جس سی اپنا گلیس چہرہ بنایا ہی ۔ کہا راجا نی فرک کر جہنہ سی یو تو آہ مرا ہون تو کیا
ہتی ہین چل چھوٹی اجی میہ بہت بناوٹ ہی میرا حال کیا پوچھتی ہو جس دو باتونکی پورا کرنی کا اقرار آپ نے
ہجھے کیا تہا انہین کی ایفا مین خلل معلوم ہوتا ہی اور بات میری تم کیا پوری کروگی راجا نی قسم
کہا کر رانی سی کہا آج من مانا مانگ لی مین اپنی عزیز جان تک بھی دینی مین دریغ نکروگا تب
رانی نی کہا کہ مہاراج اگر میری رضامندی چاہتی ہو تو رام چندر جی کو چودہ برس کی بنواس
بن باس دیجی اور میری بیٹی بہرت کو راج ملک دیا جاوی راجا یہ بات سنکر بی ہوش ہوکر
زمین پر گرپڑا جب بہت دیر مین ہوش ای تو رو رو کر کہنی لگا کہ پیاری بہرت کی طالعی کی ورسلی
صبح ہی قاصد بھیجہ دونگا اور آتی ہی یو راجا بنادونگا پر تو اپنی پہلی بات سی باز آ اور اسکی
عوض میری سب من مانا مانگ لی کہ اسکی دینی مین مجھی ہرگز دریغ نہ ہوگا کیونکہ رام چندر
کی جدائی مین میری زندگانی مشکل ہی راجا بہت سا گڑگڑایا پر رانی کی دل مین بالکل نہ سمایا

یہی ہتی رہی کہ اگر صبح ہی رام چندر فقیر نہ لباس پہنکر ہمین نہ جاتی تو ہمچی ہی لہمانا پہنچا رام
ہی بلکہ ہمین اپنی آبرو ضایع کردیتی راجا یہ بات سنکر سن ہوگیا اور تمام رات ہمین برابری رہی جب
ذرا ہوش آتی ہتی تو یون کہتی ہتی کہ مشکل قسمت کی خوبی دیکھو کہان تو ئی ہی گئے دو چار
ہاتہ جب لب بام رہگیا القصہ تر پتی تر پتی راجا نی وہ رات کاٹی علی الصباح سمنت مشیر راجہ دشرتہ
انکی خدمت مین حاضر ہوا تو راجا کو بستر خاک پر نہایت مضمحل پایا دست بستہ عرض کی کہ مہاراج آپکا
کیا حال خوشی کی عالم مین کس بات کا ملال ہی ایسا کیا غم دلبر جہانیان ہے جو اب کا چہرہ گلی کی طرح
کملا گیا ایسا دل فگار کلمہ سنکر راجا نی آنکہین کہولین اور ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچکر کہا
پہلی رام چندر کو میری پاس حاضر کرو پیچہی احوال پوچہنا اتنا کہکر بیہوش ہوگئی جب رام چندر
جی ائی اور باپ کو اسحالت مین دیکہا تو رانی کیکئی سے حال استفسار کیا رانی نی کہا کہ مہاراج نی
مجہسے دو برداین کا اقرار کیا تہا اب جو مینی مانگی دینی بچن بہی سے پھر اجاتا ہی اگر باپ کا قول پورا کیا
چاہتی ہو تو جیسے ہی فقیر نہ لباس پہنکر چودہ برس کی مہادکی ئی بن باس کو چلی جاؤ رام چندر
جی یہہ بات سنکر دو زانو ہوکر بیٹہگئے بلکہ خوش ہوکر کہا سی کہنی لگی کہ ہی نصیب کہ باپ کا قول
پورا ہو اور ماتا کی رضامندی اور بہائی بہرت کو راج ملی ہی سی اچہی اور کیا بات ہی مین ابہی
بن کو جاتا ہون اس بات کو سنکر راجا نی آنکہین نیچی کین اور اپنی بیاری سی کی لیکر
رونی لگی رام چندر جی نی باپ کو بہت سمجہایا کہ آپ کسی بات کا فکر نکرین دین گنوا تی مجہہ
دیر نہیں لگتی اگر زندگی رہی ہی تو پھر سی حاصل روگا باپ پورا تسلی و تشفی دیکر
اور اپنی والدہ سی ہی اجازت لیکر دوسرے ہوا یہہ چلی ہی تہی کہ سیتا جی نی رانی اور
لچمن جی انکی چہوٹی بہائی انکی ساتہہ ہوی ہر چند سمجہایا پر بار نہ ائی آخر رام چندر اور لچمن اور

رانی سیتا بنون کو روانہ ہوی شہر کی بہت سی زن و مرد انکی ساتہہ ہوی اور راجہ بیابین رکہشہ رہنے
برپا ہوگا کونسا فرد بشر ہوگا کہ جسنے انکی جدای سی رنج نہ مانا اور کونسی آنکہ ہوگی کہ جسنی اس رنج والم مین
خون نہ رویا جب رام چندر جی نی دیکہا کہ بہت سی آدمی میری سبب سی کلیف اتہاتی ہین انکی دلاسی کرنی
کی ئی پند و نصیحت کرنی لگی جب وہ کسی طرح ہی انکی ساتہہ سی نہ ہٹی تو آخر تماندی پر کہ جہان انکا
پہلا مقام تہا سب کو سوتی چہوڑ کر آب آگی کو روانہ ہوی اور بنون کی سیر کرتی اور رشیون اور منیون کا درشن
کرتی چترکوٹ مین جا پہونچی اتنای راہ مین انکی ملاقات نہاد قوم کی ایک سردار سی کہ جسکا نام گوہ تہا وہی تہا
کہ جسکی ساتہہ رام چندر نہایت مہربانی اور اخلاق سی پیش ائے انہون رام چندر صہ اپنی چہوٹی بہای
رانی سیتا کی چترکوٹ مین ایک گہاس پھونس کی جہونپڑی بنا کر رہنی لگی انکو جا بجا رہی ون گدری نتی راجا دشرتہ
نی انکی رنج مفارقت مین اپنی پیاری جان خداوند تعالی کو تسلیم کی چونکہ چاروں بیٹون مین سی کسیر مین
کوئی بہی موجود نہ تہا اسلئی کیکیا دیس کو کہ جو بنجاب کے شمال و مشرق مین ہی وسط طلبی بہرت کی
کہ جو اپنی نانا کی ہان تہا روانہ کی اور راجا کی نعش کو ایک تیل کی پیپی مین رکہہ چہوڑا القصہ
بہرت اور شترگن اپنی نانا کی ہان سی ائی باپ کی مرنی اور رام چندر جی کی بنون مین جانی کی
خبر سنکر بہت برہم ہوی اور ماکو بہت سخت و سست کہا خیر باپ کی کریا کرم کرنی کی جبد
جب بہایا اور اوانی بہرت کو گدی نشینی کی وسط کہا تو صاف انکار کرگئی اور کہا کہ راج پر میرا
کا حق ہی اور مین بنون کو جاتا ہون اور رام چندر جی کو واپس لاتا ہون بہت لوگون نی زنگی
سبہ بات پسند کی اور اپنی تمام اہل و عیال و جاہ و حشم کو ساتہہ لیکر بنون کو روانہ ہوی اور رام چندر
جی کی پاس پہونچکر نہایت عجز و نیاز سی کہا کہ آپ راجدہانی کو چلین اور راج کریں بلکہ رانی
کیکئی نی جسنے بن باس دیا تہا کہا کہ اب کچہہ دوش انکا نہین ہی کیونکہ مین ہی خود کہتی ہون
یعنی رام چندر جی نی نانا کو کہا کہ جب تک چودہ برس نگذر جائینگے میں شہر مین قدم نرکہونگا

لاچار ہیرت رام چندر جی کی سراون لیکر اجدھیا مین آئی اور انکو رائج گدی پر بٹھا کر آپ اطاعت رعایت کا کام
وانجام دینی لگھا یہہ کام جو بھرت جیسی مین سے نہ ہوسکتا تھا یہ عظیم سمجھا جائی

جب رام چندر جی نی دیکھا کہ اب میرا مقام اودھ کی نگرون نی جان لیا اور وہ میری عبادت
مین خلل انداز ہونگی اسلئی اب اسمان رہنا قرین مصلحت منن ہی یہہ سوچ رام چندر جی مہا چھتر وستیا
کی ڈنڈک بن جو دھن مین واقع ہی پہونچی اور یہ مقام مین کہ خسکو نیخ شنی تھی اور اب اسکو
ناسک کہتی ہین قیام کیا یہہ مقام اُس زمانہ مین لنکا کی راجدھانی راون کی قبضہ مین تھا اسی سبب سی
راون کی بہن سروپ نکھا اور اسکی دو سای کھر اور دوشن اسی بن مین دریای گوداوری
کی کنارای رہتی تھی سروپ نکھا رام چندر جی کو بنون مین عاشق ہوگئی اور زنکی پاس آنکر بنی لگی
کہ مین آپسی منسوب ہونا چاہتی ہون رام چندر جی نی انکار کیا جب وہ کسی طرح بسی نا رہتی ای
تو لچھمن جی نی غصی مین آکر اوسکی ناک کاٹ لی اسی سبب سی اس مقام کا نام ناسک
ہوگیا اسکے سروپ نکھا خون آلودہ اپنی بہائون کھر اور دوشن کی پاس گئی وہ مین کی اسکی
بری حالت دیکھکر اور غضب مین آکر رام چندر جی پر حملہ آور ہوی بالکیت شری رامچندر جی نی اپنی فوج کی تعداد
اپنی کتاب رامایان مین بی شمار لکھی ہی کہ جو عقل کی نزدیک صاف نوشتی خانی مین حاصل کلام کا اس
قدری ہین رام چندر جی جیتہ یاب ہوی اور کھر اور دوشن سمیت فوج کی مقتول ہوی اور سروپ نکھا
راون کی پاس جاکر بکاری کہ وندک بن مین دو بن ہاسی اسی واردہوی ہین کہ جنون نی
میری یہہ حالت بنائی اور کھر اور دوشن بڑی بہادر دم بی دم مین قتل روئی علاوہ اسکی زنکی ساتھ
ایک عورت نہایت حسین ہے جسکو دیکھکر زندگی انکاری کی ہرجان اور بہشت کی حوربن
عرق خجالت مین ڈوب جائین رہتی ہی یعنی ہر چند چاہا کہ اس زہرہ جبین کو تیری وسطی راون
پر بری کھہ بیٹھی نہ گئی بلکہ اسی سبب سی میری یہہ نوبت ہوی تو اگر کچھہ قوت بازو رکھتا ہی
تو بہن اور تنہا مون کا بدلا لی اور اس سروچن کو اپنی بی بنا کر محل سرای مین داخل کر

راون کو ہمن کی باتون نی ایسا اوردختہ کیا کہ ذرا بھی نیک و بد نہ سوچا فوراً اپنی دوست مارچ کو
(یہہ وہی مارچ ہی کہ جو رام چندر جی کی ماتہ سیتا کی محروح ہوچکا تہا) جبراً وقہراً ساتہ لیکر بن مین گیا رامایان مین
لکھا ہی کہ مارچ سونی کا ہرن بن گیا اور سیتا کی سامنی ہوکر نکلا لیکن یہہ بات قیاس مین نہین ہوسکتہ کہ آدمی
مین اتنی قدرت نہین ہی کہ زندا وجود پیدا کی یا تو وہ اصلی ہرن ہوگا اور اگر اصلی نہ ہوگا تو ویسا ہوگا
کہ جیسی ہماری بہائتی وغیرہ عجایب گھاٹ طلسم دکھایا کرتی ہین خیر کچھہ ہی ہو اس مین بحث کرنا
سعصب ہی پر بیکار ہی ہوا اسکو صورت رسمند خانہ کوش ہردہ مطلب طرف دور تا ہون
جبوہ ہرن خوبصورت سیتا کی سامنی آیا تو سیتا اسکو دیکھکر بہت خوش ہوی اور رام چندر
جی انتجا کرنی لگی کہ اس جانور خوبصورت کو زندہ پکڑ دو — رام چندر جی اپنی تیر قدرتش
سیکر اس جنگلی ہرن کی پیچھی لگی جب زنکو گئی بہت دیر ہوی اور واپس نہ آئی تو سیتا کی سرار
لچھمن جی کو اپنی پیچھی بھیجا جب سیتا اکیلی رہگئی تو راون فقیر کا بہیس بنکر آیا اور سیتا کو ورغلا
لی بہاگا سیتا بہت روی اور چلائی پر راون کب چھوڑتا تہا جب رام چندر اور لچھمن ہرن کو
مار اور اپس آئی تو جھونپڑی سیتا سی خالی پائی نہایت حیران ہوی اور ادہر ادہر
لگاتی ہوی آرسہ بن مین یہ جو دھن مین سی ہوکر آئی تو وہان ہنومان شیر سگریو راجہ کشکندہ کر
ملاقات ہوی اور اسکی موافق سگریو سی بی رابطہ اتحاد قایم ہوا سگریو کو اسکی بھای بالی نی
سلطنت سی خارج کر دیا تہا بلکہ اسکی رانی بی چھین رکھی تہی رام چندر جی نی اسکی حمایت کی جسکا نتیجہ
یہہ ہوا کہ بالی مارا گیا اور سگریو اپنی قدیمی راج پر قابض ہوگیا سگریو نی بی رام چندر جی سی وفای کی

بلکہ سیتا کی تلاش میں کوی دقیقہ باقی نہ چھوڑا ۔ یہہ خبر اسی کی جاسوس لاہی تھی کہ سیتا کو لنکا کا
راجا راون لیگیا ۔ اب رام چندر جی نی سگریو کی مدد سے لنکا پر چڑھای کی اور اس ارنای پر جو
مابین لنکا اور ہندوستان کی واقع ہی پل باندہ کر پار اترے اسی سبب سے اسکو رام چندر کا پل بھی کہتے ہیں
اور مسلمان اسکو آدم کا پل بتلاتے ہیں پر لنکای تاریخ کی رو سے دونوں بات غلط ہیں
نہ وہ پل آدم کا بنایا ہوا ہی نہ رام چندر کا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ قدرتی ہی حاصل کلام
اک محولہ عظیم کی ہوا کہ جو رہا رہ دن تک رام چندر نی اپنی دشمن راون کو تہ تیغ بیدرنغ کیا اور
جو کہ اسی کی بہای بہکشش نی اسی کی سازش کری تھی اس سبب سے وہاں کا راجا اسی بنا کر
اور آپ اپنی رانی سیتا کو لیکر (کہ جو سب طرح سے پاک و صاف رہی تھی اور اسکی عفت اور
پارسای میں کچھ فرق نہ دیا تھا) اجودھیا میں آئی اسی شہر میں بڑی خوشی منای گئی بہرت
نی کاروبار سلطنت اسی وقت ہر دار ہو کر رام چندر کی حوالہ کری یہہ بہرت نہایت ہی
عالی حوصلہ تھا یہہ کچھ چھوٹی بات نہیں ہی کہ اپنی جی جای سلطنت بہای کو دینی بہرت نی اپنی دانای
میں نہایت عدل و انصاف سے راج کیا اکثر محصول جو جانی لہ طلم تھی معاف کردی

الحاصل رام چندر جی مسند نشین ہوی انہوں نی اپنی عہد حکومت میں رعایا کو بڑی امن
امان میں رکھا آخر بہت دن سلطنت کری ۱۰۰۰ برس کی عمر میں اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو گئے
کرشن اہل ہنود انکو بشنو کا اوتار مانتے ہیں اور مسلمان انکی وجود میں شک لاتے ہیں اب حصہ عقل
ہی جسکی نزدیک دونوں بات کے درمیان رہتی ہے رام چندر جی پر یوں کو سدھاری تو لنکا
پر وبھیشن مسند حکومت پر جلوس فرما ہوا اسنی اپنی عہد حکومت میں وہ وہ کار نمایان
کی کہ جو عادل اور منصف اور رعیت نواز بادشاہ ہونے دلیل ہیں اس راجا کی بھی اس خاندان

وہاں راجا ایک دوسری کی بھی ہوی خبر گذرت میں مسایل مذہبی کی سوای کوی اور واقع نہیں ملتا
کہ جسکا ذکر تاریخ کی سلسلہ میں کیا جاوے پس ان راجاؤں کی وقت میں برہمنوں کی بڑی قدر رہی
زبان سنسکرت کو بتدریج ترقی ہوتی رہی آخر راجا اس خاندان کا کہ جسکی وقت میں سلطنت کو زوال آیا
وسوستر تھا اب یہاں سے چند بنسی خاندان کا ذکر کیا جاتا ہی

ذکر خاندان چندر بنسی

کیا خاک دل گداز یہاں ہی نہ کچھ قیام — جس نی گایا اسکا ہی بنتک خیال خام

جس زمانہ میں سورج بنسیوں نی اپنی دارالسلطنت اجودھیا میں قایم کی تھی اسی زمانہ میں
چندر بنسی راجا شاں پورب میں راج کرتی تھی اکثر آلو کی بیٹی الاچندر کی بیٹی بدہ کو بیاہی
تھی اسی کا بیٹا پرورا پیلا چندر بنسی راجا ہوا اسکی بعد اسکی بیٹی ایو جست نی راج کیا
پای اسکی نہلکہ اور چترمردہ دو بیٹی تھی نہلکہ تو اپنی باپ کا جانشین ہوا اور چترمردہ نے
اپنی خوت بازو سی بنارس میں ایک نئی سلطنت قایم کی نہلکہ کی بیچی بیاتی وارث
سلطنت ہوا اسکی بیٹا اتو دھی تر لسو اور پورو نی پانچ بیٹی تھی بیاتی نی
اپنی سب بہنوں سی ناراض ہو کر راج تلک اپنی سب سی چھوٹی بیٹی پورو کو دیا یہہ پورو
چندر بنسی خاندان میں ایسا نامور ہوا کہ اسی کی اولاد پورو بنسی کہلای اسی شیرہ
پشت بعد شیم دشمن کی بیچی ہمارا رجہ بہرت زبردست راجا گذرا کہ تمام راجگان ہند کو

مطبع رکی ساری ہندوستان مین رہنا سکہ جلد یا اور رکھا عدل و انصاف وشاں و شوکت
سنکر غیر ملک کی بادشاہون کی دل مین بھی آرزو و وفاق پیدا ہوی اور دہی کی نام سی ہندوستان
کا دوسرا نام بہرت ہندہوا ید و کی خاندان مین سری کرشن چندر اور بلرام نہایت
مشہور و معروف ہوی کہ جنکا مفصل حال اگی لکہا جائیگا انو کی خاندان مین
انگ بنگ مدر گلاند اور بندرک مشہور ہوی کہ جنکی نامون سی ممالک دیس کی نام
مشہور ہین انکا مختصر یون قیاس ہی آتا ہی کہ یہاتی کی اولاد مین سی جو ملک حبشی
پہلی جگہ رہیادہ ملک رسی کی نام سی نامزد ہوا ترنسو کی اولاد مین یادو ہی یرل اور جو ملک
مشہور ہوی اور دہری کی خاندان مین گاندہار تہا انکی نامون سی ہی ممالک کی نام مشہور ہین
اب ہر ورو کا خاندان شروع ہوتا ہی کہ سہار رجہ بہرت کی پانچوین پشت مین راجہ ہستہو ہوا ترکا
بہار راجہ بہشتی مسند پر بیٹہا جنہی ہستنا پور نام ایک نیا شہر گنگا کی کنارہ آباد کری
اپنی راج دہانی بنایا ہستی کی چوتہی پشت مین سمبرن کا بیٹا کورو پیدا ہوا اسی ارجا پس
کوس کا گیر اوید رسکی اندر تہا سیر کی قریب ارجا پس زمین مین اپنی ہاتہ سی ہل چلایا اور رسکی
درمیان اسو سیدہ جگ کی اس جگ مین رسی بیہ دیا جاگی کہ قطعہ زمین مین جو بہی کرتی کی درمیان
مرجادی رسکو نجات حاصل ہو اسی سبب سی سارو دیس کا نام کورو کشتر یعنی راجا
کورو کا کہیت مشہور ہوا کورو اور پانڈو نی جو کرتی کی درمیان یہ جگہ پسند کی تہی
اسکا یہی باعث تہا کہ جو کرتی کی درمیان قتل ہوکا رسکی نجات ہوجاوی گی
کورو کی تیرہ پشت بعد راجہ شانتنو نی ہستنا پور مین مسند ہستیر جلوس فرمایا

اسکا تین بیٹی تہی بیشم بچتر سین اور چترانگدہ تہی شانتنو کی بعد راج بیشم کا حق تہا
الا بیشم نی منظور نہ کیا اپنی خبتوئی بہای چترانگدو مسند پر بٹہا کر آپ سلطنت سی دست بردار
ہوگیا جب بیشم راجا بی انکسور ہنسی راجا کی مرای مین مارا گیا تب بچتر سین آپ
ہی راج کرنی لگا بیہ راجا بی بچہ دن بعد لاولد مرگیا تب رسکی رانی رہشر بیاس کی گرہن
ہی اسکا دو مرکی پیدا ہوی ایک کا نام دہرتر راشٹر اور دوسری کا نام پانڈو تہا
یہ رشی بیاس ہندوستان مین اسی مشہور ہوی کہ انکا نام آپ سی زبان سی نکلا ہی
انہون نی بیدون کی منترون کو جمع کری ترتیب دی اور اپنی سا گرد و کو بیدیا
اور علی ہذا القیاس انہون نی بیہ اپنی اپنی سا گرد و کو بیہ کی علیم شروع کی بیشمپائن نی
تیتر بید اور جیمن نی سام بید اور پیل نی رگ بید اپنی سا گردون کو سکہایا اور
سمنت نی اتہر بید کا پرچار کیا اور انکی سا گردون نی بیدون کی شاکہین
بنائی جسی ہر ہنو کی الگ الگ فریق ہوگی اگرچہ تمامی اہل ہنود بیدون ہی کی متعلق ہین ہر ہی
لوگ جو اس مذہب کی بانی اور حاصل سمجہی جاتی ہین وہ بیدون کا بالکل منکر رہتی اسی سبب سی
رسکی منہی ہی حل منکن رسکے بیانکی سب سی مقدس بیدون مین سی بید قدیم ہی پر اس مین جو سنسکرت
زبان ہی وہ نگرتی بگڑتی اور ہی طرح کی ہوگی ہی طرفہ تر یہ کہ ہر ہنون نی بیدکی سا
بالکل چہوڑ دی اور ہی مذہب کے بنیاد پرانون پر رکہی جو شمار مین اٹہارہ ہین اور اسمین
سا گوت زیادہ تقدس ہی - القصہ بیاس جی نی بیہی جو بہارت بنایا ہی بعد اپنی سا گرد
موشل رشی کو بہارت کی شاعری سہائی اور شکدیو جی کو پران بید یاسکہائی

ذکر کورو اور پانڈو کا

جب راجا بچتر سر لاولد مرگیا تو اسکی عورت ستیہ وتی کے گربھ رہی اور اسکی دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام دھرترشٹ اور دوسری کا نام پانڈو تنہا یہہ بات پہلی بیان ہو چکی ہے چونکہ بڑا بھیا دھرترشٹ اندھا تھا اس سبب سے پانڈو تخت سلطنت پر بیٹھا یہہ پانڈو ایسا زبردست اور عظیم الاسان راجا ہوا کہ بہت سی ملک یہہ کو زیر کیا کرکے سلطنت کو وہ رونق بخشی کہ جو بھی راجا ہرت کی وقت میں اسکو نصیب ہوی تھی اس راجا کی دو رانیاں تھیں ایک کا نام کنتی جو سورسینہ یادو کی کنیا تھی راجا کی پتنی تھی اور دوسری مادری جو مدر دیس کی راجا کی پتری تھی — اس راجا کو سیر و شکار کا بہت شوق تھا اسلئے راج اپنی بڑی بھای کو کہ جو کوری کی سبب سے اندھا تھا دیکر آپ سمیت اپنی دونو رانیو کو لیکر جنگل میں رہنے لگا پیچھے رانی اسکی تین بیٹے پیدا ہوی یدھشٹر بھیم اور ارجن پیدا ہوی دوسری رانی نکل اور سہدیو توام پیدا ہوی یہ پتری کی ابھی نابالغ تھی کہ راجا باپ پانڈو انکی سر سے گذر گیا مادری تو خاوند کی ساتھ چلکر ستی ہوگئی اور کنتی اپنی پانچوں بیٹوں کو ساتھ لیکر ہستناپور میں راجا دھرترشٹ کی پاس پہنچی آئی — اس راجا کی ہاں کہ جسنے گاندھاری راجا کی بیٹی گاندھاری سی

شادی کی تھی بہت سی پیدا ہوئی کہ جنکی تعداد ہا بھارت میں اسقدر لکھی ہے کہ عقل کی بیران ہے لیکن لکھنے والا ہمیں رکھتی — القصہ راجا دھرترشٹ نی اپنی اولاد کو اپنی اولاد کی برابر سمجھا اور دونوں ایک ہی ساتھ کھیلتے تھے مگر ابھی وقت سے کورو کو پانڈو کی ساتھ رشک پیدا ہو گیا کیونکہ پانڈو ہر میدان میں کورو سے گوی سبقت لیجاتی تھی جب یدھشٹر جوان ہوا تو راجا نی درونا اچارج کو کہ جو اپنی زمانہ کا فاضل اور فن سپہ گری میں ماہر کامل تھا سپرد کی جو کہ پانڈو اپنی ذہن کی رسای اور عقل خداداد کی صفای رکھتی تھی اور ہر بات کو کورو کی بہ نسبت جلد اخذ کرلیتی تھی اسلئے استاد کو انہیں کی تعلیم کی طرف زیادہ رغبت ہوی اس استاد خلاطون زمان نی یدھشٹر کو نیزہ بازی سکھای اور ارجن کو تیر اندازی میں مشق رای اور بھیم جو سب بھایوں میں طاقتور اور زبردست تھا کشتی و گرز میں یگانہ آفاق ہوا نکل نی گھوڑوں پر چڑھنا اور لکڑیوں پر چلنا سکھا اور سہدیو نی ہیت دانی اور شمشیر زنی میں نام پایا مگر یدھشٹر نی تیغ خوانی اور راست بازی میں زیادہ تر شہرت حاصل کی — جب کورو اور پانڈو تحصیل علم سے فارغ ہوی تو رنگی رنگبھال اور ہنر آزمای کی ایک شہر سے باہر ایک میدان آراستہ کرایا اسمیں سب راجا اور رعایا تماشا دیکھنے کی لیے جمع ہوی تو کی استاد کو سلام کرکے میدان میں اتری اور آپس میں ایک دوسرے کو للکارنے لگے دھرترشٹ کے بیٹے کورو کی دلوں میں خفا ہیں ہی جب استاد نی یہہ نقشہ دیکھا تو خون ریزی کی خوف سے دونو فریق کو جدا جدا کردیا حسط ارجن کو کہ جسکی

تعلیم کا اسی زیادہ پیروساتھا میدان میں رتھ ارا اور سب کو اسکی کرشمون کی جوہر دکھای اسکی
بعد پانڈو اور کورو میں روز بروز رسک بڑھتا گیا — جب راجا یدھشٹر یودھن
درپودھن کہ جو کورون میں سب سی بڑا تھا جلکر خاک سیاہ ہوگیا اور راجا سی کہنی لگا کہ آپ
اسمین کیا فضیلت دیکھی راجہ اصلمین آدمی کا حق تھا آپنے جوانی خوشی سی اپنی صورتی نہای
کو دیدیا تھا تو اسکی اولاد دونی عہد نہیں ہوسکتی اگر آپ بنائیں گی تو میں اپنی آپ کو ضائع کرڈونگا
راجا درپودھن کو بہت سمجھایا پر وہ ہرگز نہ مانا آخر راجا نے کام دونو فریق پر نصف
نصف تقسیم کردیا مگر درپودھن نی اسپر بھی قناعت نہ کی راجا سی کہا کہ ہماری اور پانڈو کی
ایک جگہ رہنی میں فساد کی آگ بھجی کی بہتر صورت ہی کہ آپ ہمکو اور ہمارے بھائیون کو
آخر راجا نی مجبور ہوکر پانڈو کو واراناوت یعنی الہ اباد تو بھیجدیا دشمن کی حسد کی آگ سے
ڈھکوالہ آباد میں ہی نہ رہنی دیا یعنی جب وہ الہ اباد میں جاکی تی تیار ہوی اور ڈیکی ہی
کی وارنا نامی محل تو مہونی لگا تو درپودھن نی محل اوس وسم کا بنوایا کہ اگر پانڈو اوسمین جاویں
اور محل تو دوس آگ لگادی جاوی تو صورنگ محل کر خاک سیاہ موجاوین لیکن پانڈو کی اوس
وقوعت کی خبر ہوگی اونہون نی اوس محل کی ایک سرنگ حفتل تک کھدوالی اور اوس دھان
مین کہ جس مین اوس محل کی بنانی والا جو درپودھن کی طرف سی متعین تھا رہتا تھا موقع
پاکر آگ لگادی جبکہ رسی دھان کی نزدیک میعہ محل تہا اوسی میعہ ہی جلکر خاک موگیا پانڈو
تو سرنگ کی راہ حفتل مین جا نکلی مگر انکے رشتہ قرابت سل اور اسکی چاچا وِدُر کی نی موشن وہان سوتی
تہی وہ جلکر خاک سیاہ ہوگی درپودھن نے جان لیا کہ دشمن جلکر خاک ہوگئے پانڈو وہان سی جان بچاکر

کمپہ عرصی تک جنگلون اور بنون مین پھرتی رہی اور ہر شہر آرہ مین قیام کیا ہتھوری دن کی تو بہیم کا
ایک بھائی زہردست موی ہیڈمبہ سی مقابلہ ہوا اگرچہ بہیم نی اپنی جانی دشمن کو مارلیا مگر اپنکو تہا
موتی کی سبب اپنکو مہت شرمندہ ہی جبورنا پڑا ایہان سی بھکتا ہرہنون کی سبھا مین ایک اور شہر مین سوئمبر
اور اوسمین دروپدی راجکنیا نی بیچاری کی راجا دروپد کی بیٹی دروپدی کی سوئمبر کا چرچا سنا پانڈو
اسکی حسن کا شہرہ سنکر بڑی قرار ہوگی اور اپنی ماتا کنتی کو ایک برہمن کی ہان چھوڑ کر
آپ بیچاری کو روانہ ہوی وہان پہنچکر کیا دیکھتی ہین کہ ایک بڑی لکڑی گڑی ہوی ہی اور اوسمین
سونے کی مچھلی لٹک رہی ہی اور اوس لکڑی مین ایک چھید دار چکر دیا ڈال رکھا ہی
کہ جو کوی اوس نشانہ کو بیندھ جاتا ہی اور اوس لڑکی کا بیاہ اوسکی ساتھ ہوتا ہی شرط سوئمبر کی یہ ہی
وہی دروپدی کا خاوند ہو اوس تورسی کا دم بیاہ دروپدی وہی دروپدی کا
بیہہ سی راجا جمع ہوی تہی اور اونہون مین پانڈو کا جانی دشمن درپودھن بھی تہا
کہ جب پانڈو دروپدی کو بیاہ کر اپنی ماتا کی پاس لاوی موتو اونکو جلانی کا

که تا تا همو ایک نهایت عمده چیز حاصل سوی ہی ما کی زمان سی بی لفتار نکلا کہ بیٹا یا بچو تی نہای
بانٹ تو جب تو رلو دین کو خبر ہوی کہ باندو ابھی زندہ ہین اور وہی سو برس کی بازی جیتی نہاب
بہر ایا اور اس حساب سی اور اس حیل کہ راجا در ویدا بنی دامادون کا مدد گار ہوگا باندو سی
صلح کی صلاح بھرائی اور اس بہ صلح قرار یا ئی کہ سلطنت دو نو رلو بر تقسیم ہو جاوی
جبانچہ لاجا دھرم رشٹ نی مہیون کو بستنا پور مین بلا را انکی نہایت خاطر داری کی
اور باندو ہر ایک کا علاقہ دیکر رخصت کیا رہون نی اپنی علاقہ مین آکر در ہای جمن کی کنارے
پہ جہان ہر اب شہر دہلی آباد ہی اندر پرست نام آپنا شہر آباد کری اپنا دار الخلافہ بنایا
مہابھارت مین لاجا دھرشٹر کی عدل و انصاف کا جو کی نہایت ہی توصیف لکھی ہی
کہ اس نی رعایا کی آرام و آسایش کی نہایت ہی اچھی صلاحی باندی اور اسکی عدل
و انصاف سی ملک و دولت نی خاطر خواہ ترقی پای تو رسنے ریاسو جگ کری کہا اور
کیا اور مہ تمنا اسکی پوری ہوی مہ جگ ہی ریاجا سکتا تھا کہ جو سب ریاسون کا سرتاج
موتا تھا اس پانڈوون کی جگ ہونی مین کسی نی ایسا سر نہ اٹھایا البتہ ریاجا جرا سندہ
والی بگڈہ ولیس جو اپنی پوری اوج پر تھا اس جگ مین حاضر نہ ہوا تھا سو سری کرشن کی
مدد سی بھیم سین نی اسکو اسکی دار الخلافہ مین قتل کیا آخر ریاجا یدھشتر کی ریاست
حوی او بیٹ نیتی سی مہ جگ اختتام کو پہونچا یا راجا در ودھن بھی اس جگ کی کاروبار
مین شریک ہوا تھا جب اسنی یدھشتر کی سلطنت کا اسقدر عروج دیکھا حسد کی
آگ کا شعلہ خود اسکے بدن کو جلا رہا تھا پر مین جاکر اپنی رفقا کی صلاح سی بھرایا
کہ پانڈو کو یہان بلا کر قمار بازی کا جال پھیلای اور اسمین دغا کا پانسہ پھینککر

سب دولت و حشمت چھین لیجی جب اسنی یدھشتر کی سلطنت کا اسقدر عروج دیکھا
جب یہ صلاح پختہ قرار پائی تو در ودھن نی باپ سی درخواست کی یا باندو کو بلا کر
مین بلایا جبانچہ محمہ اپنی مانگتے اور رانی در ودی کی اپنی جا کی خدمت مین حاضر ہوی
اس دن تو در ودھن بھی نہایت تپاک سی ملا مگر دوسری روز قمار بازی کا بازار
گرم ہوا ید ہشتر کی قسمت مین جو بادبہ پائی اور جیرالی اور سرگرانی ہلکی تی اور ہاسون سمیت
ذلیل اور خوار ہوا تہا کورو کی دربار مین اگر جو اکہیلنی لگا تمام دفائن اور خزاین دولت و حشم ہار چکا
تو پھی ہاسون کو اور پھر اپنی آپکو اور پھر آخر در ودی کو بھی ہار گیا اسی دم در ودھن کی بہائی
دوساسن نی در ودی کو یہ پیام دیا کہ لاجا ید ہشتر سے جو جو مین ہار گئی اب سکو نہایت
کہ لاجا در ودھن کی خدمت مین حاضر ہو اور اسکی گہر کی کنیز بنو یہ بات سنکر نہایت غصی
ہوئی اور کہا کہ پہلی در ودھن سی یہ تو پوچھو کہ لاجا اپنی آپکو پہلی ہارا ہی یا جبکو اگر پہلی اپنی آپکو
ہارا ہی تو پھر ہارنی کا اسکو کہان اختیار تہا دشمن اس مضمون کی بات سکو کب سنتی ہی کہ
در ودھن کی اشارہ سی دوساسن در ودی کی بال پکڑ کر سر مجلس کھینچ لایا اس زمانی
کو دیکھکر پانڈو کی آنکھون مین خون برسنی لگا اور بھای کو یہ سمجھہ کر کہ قمار و پیشہ برجان
در ولیش چپ رہی پر بھیم سین سی نہ رہا گیا غصی مین آکر کہنی لگا کہ مین کنتی کا جایا ہون
جو دوساسن کا خون نہ پیون قریب تہا کہ کشت و خون ہو جاوی پر بڑی دقت سی راجا
دھرم رشٹ یہ حال سنکر وہان آیا وہان آکر انہون نی در ودی کو تسلی و تشفی کی

کورویوں کو نہایت ملامت کرکی پانڈو کو کہا کہ بیٹا تم اپنی علاقہ میں مرجعت کرجاؤ اور
کسی بات کا خیال نہ رہو یہ سنکر پانڈو نے اپنی ماتا کنتی اور رانی دروپدی کی پرمانند پرستھ پلی ای
اور وہاں کا راج کرنی لگی جب پانڈو راسطرح صحیح وسلامت نکل گئی تو درنودھن نے بہت
پیچ وتاب کھاکر ماما شکنی سے کہا کہ آپ نے بہت برا کیا کہ ہم اپنی جانی دشمن کو خاک میں ملادیکی
تھی آپ نے انھی پیروں ساہی طاقت دے بنادیا بزرگوں کا قول ہی کہ دشمن کو وقت پر نہ
چاہئی جو بڑھ وہ غصی نہیں بہری ہوی گئی ہیں جدا نحوستہ حملہ آور ہوں اور ہمکو تہ تیغ بیدریغ کرین
مناسب ہی کہ آپ انکی پرملادن اور ہم انسے ریک یاری اور کھیلیں درسمین جوہار جاوی وہ پارہ
برس یا دیہ پیمای کری درگھگھوں کی خاک چانٹی بیچ جاوی تو ایک برس ہمارے شہر میں
گھام رہین اگر معلوم ہوجاوی تو تیرہ برس پرچھگھوں میں رہین دہرتراشٹر نے درنودھن
کی درخواست کو بلاہچا جانچہ پانڈو نیز ہستناپور رہین آئی اور درنودھن نے
شرط پر راضی ہوگئی اور نوص کھیل شروع ہوا جلک سے رفتاری پیر ہی درنودھن کو ہی ستایا
کورو تو فیصین بجانی لگی اور پانڈو شرمندہ ہوکر گرگ ساہی درودیدی کو ساتھ لی
بنوں کو روانہ ہوی اور بارہ برس بنوں میں رہی تیرھوں اور چودھوں اور پندرھوں
کی درشن سی اپنی جی کو خوش کرتی رہی تیرھوں برس اپنا نام اور لباس بدل
کر شہر ہراٹ میں کہ صوبہ متسیہ کی ضلع دیناج پور میں واقع ہی سونچکر وہاں کی
کیچک کو مروگی درنودھن نے بہت تلاش کی مگر کسی کو بتہ نہ لگا جسسے

ہی ختم ہوچکا اور ہراٹ کی راجا کو اپنی نوکری کا اصل حال معلوم ہوا تو اپکی نہایت
خاطرداری کی پیشتر کوشاہانہ لباس سنگار اپنی برابر بٹھایا اور اپکا راج دولت کا وعدہ
کرکی اپنی بیٹی کی شادی ارجن کی بیٹی ابھمن سی کہ جو سریکرشن کی بھتیجہ ہی کرادی
اسی تقریب میں دہلی کی مامون سریکرشن اور بلرام اور پردیمن اور سانب کو راجا دروپد اور بہت سے
سردار بلائی گئی تھی وہ سب پانڈو کو راج دولت کی مبارکباد دی لگی آخر یہ قرار پایا کہ
صلح کا پیام دریودھن کی پاس بھیجا جاوی جو وہ قبول کری تو بہتر ورنہ جنگ کرنا لازم ہی
چنانچہ اول راجا دروپد کا پروہت اور برسری کرشن جندر اپلیچی بنکر ہستناپور کو گئی
اور دریودھن کو بہت سمجھایا کہ پانڈو کی گذران کی واسطی ہی کچھ ملک دیدو ورنہ لڑائی سی
صلح بہتر ہی لڑائی میں سینکڑوں بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا پر دریودھن کسی
کی نہ مانتا تھا آخر کار کرشن اور راجا دروپد کا پروہت مجبور ہوکر چلی ای اور
پیشتر سے کہلا بھیجا کہ اوراکا حصیہ شمشیر زنی میں ہوگا
لڑائی کی تیاری تو پہلی ہی ہوچکی تھی سری کرشن کی آتی ہی دونوں لشکر کورو چیتر کی
میدان میں جامع ہوی مہابھارت میں لکھا ہی کہ ایسے کثیر فوج پہلی کبھی اور کہیں
جمع نہ ہوی ہی ایسا کوی راجا ہندوستان میں باقی نہ رہا جو ان دو فریق میں سے
کسی کا طرفدار نہ ہوا ہو اٹھارہ دن تک جنگ یہ کارزار گرم رہا اسی لڑائی میں
کہتے ہیں پانڈو کی طرف کے ارجن اور بھیم اور کورو کی طرف کے بھشم پتامہ اور درونا
اچارج کی خوشی سے کہا گیا کہ آخر درنودھن کو اپنی رضا اور خوشی سے

میدان جنگ مین کام آیا اور کیت ماندوی کا ماتھہ رہا یدشٹر نی فتح یاب ہوکر
اندر پرست اور دستنا پور کی راجستون کو ایک راجست بنا لیا اور ۳۶ برس تک بڑی
عدل و انصاف سی سلطنت کرتا رہا آخر کو دنیا کی ناپایداری اور جہان فستعار کی
کی نی ثباتی پر خیال کری اور ارجن کی پوتی پریکشت کو گدی دیکر آپ سانبون سمیت کوہ
سمیرو پر جا گلا **قطعہ** سہاران دیکھکر بلبل تو مت کر چیخی بردم
تو بوی گل کی کیا پھولا خزان کی دن بھی آتی ہین عبث ہی ملک و اسر تخت مالالمال فروجاہ
بڑی نادان ہین وہ صاحب جو اپنر خون بہاتی ہین

ذکر سلطنت پریکشت بن ابہمن بن ارجن

جب یدشٹر راجہ پرتیکشت کو اپنی جانشین اور دروپدی کی سمیت مہاپتھ
اندر پرست کی مسند ریاست پر براجمان ہوا اسنی بڑی عدل و انصاف سی سلطنت کی
بھاگوت مین لکھا ہی کہ اس راجا کو شکار کا بہت شوق تہا ایک روز شکار کو بن مین گی
تو دیکھا کہ تومش رسی کہ جو ارک تقدس برہمن تہا بن مین آنکھین بند کی عبادت واحد
حقیقی مین مستغرق ہی جب وہ رشی کو راجا کو دیکھکر نہ اٹہا تو راجا غصہ مین آکر ایک
مرا ہوا سانپ اسکی گلی مین ڈال دیا وہ تو بی خبر تہا مگر اسکا بیٹا سرنگی رسی اپنی باپ
کی خبر لینی کی ئی ای تو باپ کے گلی مین رانی کو پایا نہایت طیش مین آیا اور کوشکی ندی
مس ہاتھہ موتھہ دہو کر ہمیہ بدوعا دی کہ جسنی میرے تپتا کی گلی مین ڈالا ہی
اسکو ساتوین سرپ ڈسی گا چنانچہ اسکی دعا قبول ہوئی اسکا کچھ بحث نہین ہی کیونکہ

بیت خاصان خدا خدا نباشند ولیکن ز خدا جدا نباشند :: چون بوش

رشی نی آنکھ کھولین اور معلوم کیا کہ سرنگی رشی نی راجا کو سرپ یعنی بد دعا دی ہی بہت
ملامت کی آخر راجا سی کہلا بھیجا کہ سرنگی رشی سرپ سی ساتوین روز تجھی تکشک ڈسی گا جو کچھ تجکو
آخرت کی ہی سر انجام کرنا ہو کری راجا نی یہہ بات سنتی ہی راج کاج اپنے بیٹی جنمیجہ کو دی کر آپ
گنگا کی کنارہ جا بیٹہا چنانچہ بہت رشی اور منی خصوصاً بیاس اور برہاسر جمع ہوی
راجا کی ارادت و تکلیف شکدیو جی بہی جو بھید حقیقی سی بہون مین رہا کرتی و گنبر بہیس سی یوپتی
بھیل مین کی ہوی آپہونچی راجا نہایت خوش ہوکر شکدیو جی سی عرض کی کہ سات راج موت
کی دن آپہونچی ادہر منی ایا کہ مونکر نجات حاصل ہوگی تب تو شکدیو نی راجا کو تسلی
و تشفی کری سری مت بہاگوت پران کی بارہ سکندہ سات روز کی عرصہ مین سنای تب ہی
سی مہاگوت کی سبتا کر نیکا روپ ہوا ہی الحاصل راجا پریکشت تو ساتوین دن
سرپ نمی سانپ کے کاٹی سی اس دار فانی سی کوچ کر گئی اور جنمیجہ درم راج کرنی لگا چونکہ
پریکشت تک تو اسی کی خاندان مین سلطنت رہی لیکن پیچھوں لیت مین راجا کشیمہا
ایسا غافل و کمزور ہوا کہ اسکی وزیرون نی اسی مار ڈالا اور آپ گدی پر بیٹہا چودہ پشت تک اسی
خاندان مس سلطنت رہی پر جس طرح حاصل ہوی تہی اسی طرح دوسری خاندان مین چلی گی
سو پریکشت کی بعد تیسرے اگر ارنا ملک کا مالک ہوا اس خاندان کی اخیر راجا رپ بابل نی
رعایا اور سپاہ کو بہت ہی راضی کیا تب کہیون کی راجا سکہونت نی وسکو بہی مار ڈالا
اور آپ اندر پرست کی مسند حکومت پر جلوس فرما ہوا لیکن مہاراج یدشٹر نی

دسکہ ہی سلطنت سی خارج کیا اور آپ مسند پر بیٹھا اسکی بعد دہلی تو ور راجاؤں کی قبضہ مین
آگئی دس خاندان کی سب سی بھلی راجا مندہاتا لی نی اپنی نوراسی پرتھی راج جوہان کو
گود دیا جو شہاب الدین غوری کی ہاتہ مقتول ہوا

پدو کا خاندان

پہلی بیان ہو چکا ہی کہ راجا سلاتی کی پانچ بیٹون مین سب سی بڑی بیٹی کا نام پدو تہا دس
پدونی مرچ مندل مین اپنی سلطنت قائم کی اور شہر متہرا کو اپنا دار الخلافہ بنایا اسکی دو بیٹی
تہی ایک کی خاندان مین بسدیو اور دیوک ہوی اگر سین نی جو دوسری کی خاندان
مین تہا بسدیو بیٹا اگر سین کا راج چین لیا اور آپ مسند حکومت پر جلوس فرما
ہوا لیکن اسکی بیٹی کنس نی باپ کو سلطنت سی خارج کر کی مسند پر جلوس فرمایا میہ
راجا بہت عظیم الشان اور زبردست ہوگذرا اسنی مگدہ دیش کی راجا جرا سندہ پر
چڑہای اور اسکو زیر کی اسکی دو بیٹی بیاہ للہا دیوک کی بیٹی دیوکی جو کنس کی چچازاد
بہن تہی جب وہ جوان ہوی تو کنس نی اسکی شادی سورسین کی بیٹی بسدیو سی کردی میہا گوت
مین لکہا ہی کہ جب اسکی شادی ہوی تو بہت سے اور راجہ کنس کی دیوکی کا راجہ اگر سین
کی بیٹی کا میہ سنکر کنس نی اپنی بہن اور بہنوی کو قید کیا اور جو بچہ دیوکی کی پیدا
ہوتا اسکو قتل کر دیتا سات بچہ تک جو بچہ لڑکی تہی قتل کی اور ساتوس بلرام اور آتہوس کرشن
کنس کی قید سی کوکل یعنی منگانو مس ہو چکی تہی جسون نی نند گوپ کے ہان پرورش پای
اور جوان ہو کر متہرا مین آی اور کنس کو قتل کیا ——— میہ بات سنکر کنس سر انگدہ دیس
کا راجا جرا سندہ متہرا اس دیا اور سری کرشن کو شوری سین جیت کر ملک سی باہر نکال دیا
جرا سندہ کا مدد گار بہیم دیس کا راجہ تہا اور والد کال یون نام تہا میہ بات مہابہارت کی سبا پرب مین
لکہی ہی اور راج سوی پرب کی ستر ہوین ادہای مین پانچسو اٹہترون اشلوک کا میہ مضمون ہی کہ
ملک مین جو مارو اور مرک دیس ہین وہان ہر از بردست یون راجا راج کرتا ہی اور بیاگوت مین
یونون کو اسر کا خطاب دیا ہی اسکا میہ سبب ہی کہ سلمانون نی بہاکی لوگون کو دکہ دیا ہی انکو اسر یعنی
راچہس کہتی تہی اور انکی صورتین عجایب و غریب بیان کی ہین اسی معلوم ہوتا ہی کہ مہابہارت کی تصنیف
تہی اور بیاگوت کی جدید مونی ہین لیکہ کلام ہین کہ کہ جہان یونون کا ذکر لکہا ہی وہان
یونون کی ساتہہ اسر کا خطاب دیا ہی اسسی عقل میہ نتیجہ نکلتا ہی کہ وہ یونون کی آنی کی بعد
کی ہی الغرض سری کرشن جندر اور بلرام متہرا چہوڑ کر دوارکا مین جا بسے اور وہان سمندر کی کنارے
ایک نیا شہر آباد کیا اور اسکا نام دوارکا رکہا اور اسکو اپنا دار الخلافہ بنا کر راج کرنے لگے مگدہ پر
کی راجا بہیشمک نے اپنی بیٹی روکمنی کا سیکا سری کرشن کی پاس بہیجا اور اسکی بیٹی رکم کنور نی باپ کی
برخلاف ہو کر سسوپال راجہ چندیری کی بلایا جو بہت سی بڑی سینا لیکر کنڈن پور مین آیا
جانچہ اسکی ساتہہ مگدہ دیش کا راجا جرا سندہ بہی تہا اور سری کرشن اور بلرام اپنی فوج لیکر بہی
دونون مین ایک جنگ عظیم برپا ہوی مگر سری کرشن نی بہ حالا کی لی کہ جب رکمنی کو جا کر لی لی
دروازہ مندر مین آیی تو اسکو رتہ مین سوار کر کی دوارکا کی طرف روانہ کیا اگرچہ رکمنی کی بہای
رکم کنور نی الکا تعاقب کیا مگر کچہ پیش نہ گئی بلکہ آپ بہی گرفتار ہوا اخیر آخر رکمنی اپنی بہین کی نہایت

خلاصی پائی سری کرشن تو یون شکار لیکر بھاگی اور برام کشت وخون کرتی ہوی سری کرشن سی آملی
دو دو نو بھای دور کا سی ہو نجی اور بس پال اپنا سا موسہ لیکر اپنی دور الخلافہ کو مراجعت کر گیا

رای سو جگ بین جو پانڈون نی اندر پرست مین کی تھی سری کرشن ہی ای تھی اسی جگ
کی تقریب مین سری کرشن نی جراسندہ وادی مگدہ کو بھیم کی ہاتھ سی جروا ڈالا اور بہت سی
بس پال کو اپنی ہاتھ سی تہ تیغ نہیں دیا اور جب کورو اور پانڈو کا جنگ عظیم
ہوا تھا تب بھی سری کرشن پانڈون کی مددگار ہو کر گجرات کے راستی کورو جتر مین ای تھی
بعد اختتام جنگ کی جب سری کرشن چندر دوارکا کو جاتی تھی کہ ایک بھیل نی دھوکی سی
سری کرشن چندر کو بھی مار ڈالا اور ایسا بھی کہتی ہین کہ وہ دوارکا سمندر
مین ڈوب گئی اہل ہندو سری کرشن کو وشنو کا اوتار مانتی ہین اور اسکی قصون
کو جو بھاگوت مین مندرج ہین نہایت ہی اشتیاق سی پڑھتی اور سنتی ہین اور ہمیشہ سی بیان
کرتی ہین کہ سری کرشن چندر اور کورو اور پانڈو جا رون جگون مین سی دو اپور کی اخیر
مین پیدا ہوی صفحات قیاس مین مہابھارت کی لکھی گئی ہے کیونکہ کلیس کی نی بہت رائج ترگنی یوتھی مین
لکھا ہی کہ کل جگ کی جب چھ سو تیرہین برس گذر چکی تھی تب سری کرشن اور کورو اور پانڈو ہوی ہین
پس معلوم ہوا کہ کورو اور پانڈو اور سری کرشن کل جگ مین ہی ہوی تھی فقط

مگدہ دیس کی راجا

اندر پرست مین تو اس طرح ایک دوسری کی ہتیا اپنی نام کا ڈنکا بجاتی تھی ادہر مگدہ دیس مین
مسیح سی ۱۴۰۰ برس پیشتر جراسندہ نامی راجہ حکمران ہوا کہ جسنی سری کرشن
کو مدرا بین سکشت خاطر خواہ دی اور بس پال راجہ جندیری کا مددگار ہو کر کرشن سی لڑا
جسکو کرشن چندر کی مدد سی بدیسی کی ہاتھ سی بھیم سین اسکی دار الخلافہ مین قتل کیا اسکی
بیٹی اسکا بیٹا سہدیو مگدہ کی گدی پر بیٹھا اس سی بیٹی بس راجا اس خاندان مین ہوی
جسکے عہد حکومت مین کوی ایسے واردات نہین ہوی کہ جسکا لکھنا تاریخ کی مسلہ کی ضرور ہو
ان سب سی پیچھلا راجا بریہدرتھ تھا جسکو اسکی وزیر شنک نی مار کر اپنی بیٹی کو راجا بنایا جا راجا
اس خاندان مین ہوی آخری راجا اس خاندان کا ریپن نامی تھا جسکو شنک نی مار کر اپنی بیٹی کو راجا بنایا
چڑھ کر ایا تھا قتل ہوا اور مگدہ کا راج ناگ ونسی راجاؤن پر منتقل ہو گیا اس خاندان کی
دسی راجا ہوی انمین دونون مین کوی بڑہ ہوا چونکہ اسنی ایک نئی مذہب کی بنیاد ڈالی اسلئی
اسکا مفصل حال لکھنا چاہیی

ذکر بودہ مذہب کا

کوہ ہیمالی کی دامن مین کابلہ وستو ایک ملک ہی وہان کی راجائی گرہن مین پیدا ہوا جب
وہ ٹرکابڑا ہوا تو راجائی شالا مین پڑہنی کو بٹہایا چودہ برس کی عمر مین سب علم مین سکر طاق ہوا
ایک دن وہ راجا کا کنور رتھ مین سوار ہو کر اپنی دل چاہتی باغ کو جاتا تھا سب نوکر چاکر رکاب مین
حاضر تھی کہ راستی مین ایک شخص ملا کہ بدہاپی نی اسکا بدحال کر رکھا ہی نہ آنکھون مین بینائی ہدن

مین طاقت لاہتی کی سہاری سی چلتا ہی اور اسپر بہی ٹہوکرین کہا کہا کر گرتا ہی راجا کی بیٹی نی
اسکا یہہ حال دیکہکر رتہہ بان سی پوچہا کہ یہہ شخص کون ہی اور ایسا برا حال کیون ہی رتہہ بان نی عرض کی
کہ مہاراج پرہاپی سی اسکا ایسا برا حال ہی کہ اسکو جینا بہی وبال ہی اپنا بیگانہ کوی بہی اسکی
بہی اسکی قدر نہین کرتا یہہ ظالم پرہاپا سب پر آتا ہی حضور کی خویش و اقارب بلکہ حضور
بہی اس حال کو پہونچین گی راجا کی بیٹی نی ایک سرد کہینچی اور رتہہ بان سی کہا کہ آج ہم باغ مین نجائینگی
رتہہ کو واپس کر دیا دوسری روز پہر اسطرح باغ کو جاتا تہا کہ راستی مین ایک بیمار پڑا ہی
اور اسکی خویش و اقارب اسکی پاس بیٹہی ہین اور علاج معالجہ مین مصروف ہین اور وہ
مریض درد سی زار زار روتا ہی راجا کی بیٹی نی رتہہ بان سی پوچہا کہ یہہ کیون پڑا ہوا روتا ہی
اور اسکی پاس یہہ آدمی کیون بیٹہی ہین رتہہ بان نی کہا کہ مہاراج یہہ مریض ہی اور اسکی جسم
مین کوی درد ہی اور یہ اشخاص جو اسکی معالجہ مین مصروف ہین اسکی بہائی بندہا باپ چچا وغیرہ
ہین راجا کی بیٹی نی کہا کہ کیا اسکی خویش اسکی بیماری کو تقسیم نہین کر سکتے رتہہ بان نی کہا
کہ مہاراج کوی کسیکا دکہہ نہین بانٹ سکتا تب تو راجا کا کنور نہایت پژمردہ ہوا اور باغ
کو نہ گیا رتہہ کو واپس پہرا لیا تیسری روز پہر سیر کو نکلا تو ایک مردہ سامنی آیا کہ لوگ اسکی
تابوت کو لی جاتی تہی راجا کی بیٹی نی پہر رتہہ بان سی پوچہا کہ یہہ کون ہی اور اسکو کہان لی جاتی
ہین اور یہہ زن و مرد اسکی ساتہہ کیون گریہ و زاری کرتی جاتی ہین رتہہ بان نی عرض کی
کہ مہاراج یہہ مر گیا جسم بی جان مٹی کی مانند ہی اسکی زمین مین مدفون کرنی جاتی ہین اور عزیز
اسکی درد مفارقت اسکی سی روتی ہین سدہارتہہ نی پوچہا کہ کیا اسکا کوی عزیز اسکی عوض مر نہین سکتا تہا
رتہہ بان نی کہا کہ نہین مہاراج ایسا تو ہو ہی نہین سکتا یہہ سنکر راجا نی ایک آہ سرد سینہ پر درد

سی کہینچی اور کہا کہ دنیا مین دکہہ کا وجود ہی مین اسکی مخلصی کی کوی تدبیر سوچونگا یہہ کہہ کر واپس پہر گیا
چوتہی روز حسب دستور قدیم پہر سیر کو گیا تو راستی مین ایک فقیر ملا کہ نیچی نگاہ کی جاتا ہی راجا کی بیٹی
نی پوچہا کہ یہہ شخص کون ہی رتہہ بان نی کہا مہاراج یہہ سادہو ہی دنیا کی ہوا و ہوس چہوڑ اور
اپنی بیگانون سی منہہ موڑ گوشہ نشین رہتا ہی کسی سی کچہہ مانگتا نہین صرف بہیک کی ٹکڑون سی
گذران کرتا ہی یہہ سنکر سدہارتہہ بولا کہ یہہ خوب ہی اور اسکی گذران بہی خوب یہہ کہکر باغ
کو نہ گیا واپس چلا آیا اس شہزادہ کا نام سدہارتہہ تہا ایک رات بیٹی بیٹی خیال ہوا
کہ مین بودہ یعنی عقیل کامل ہو گیا تب سی اسکا نام بودہ یعنی عقیل کامل ہو گیا ایک دن
موقع پاکر ماں باپ کی محلون سی بہاگ گیا اور برہمنون کی صحبت مین رہنی لگا اور بہت
سی تکالیف تپسیا کی برداشت کرتا رہا آخر چتیس برس کی عمر مین برہمنون کی مذہب
سی اعتقاد جاتا رہا اور مرتی دم تک گنگا کی کناری بیٹہا ہوا پنڈتون سی مذہب کی مباحثی
مباحثی اور مناظری کرتا رہا
کوتم بدہ کی سال بعد جب اس مذہب کا حال کتابون مین مندرج ہونی لگا تو بہت سی مسائل برہمنون
کی بہی اسمین شامل ہوگئی اسلئی یہہ دریافت ہونا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہی کہ کونسی مسائل خود
بودہ نی تعلیم اور تجویز کی تہی اور کونسی لوگون نے پیچہی سی شامل کر دی لیکن اس مین تو کچہہ
شک نہین کہ بودہ کی تعلیم بہت مشکل اور بعید از فہم نہ تہی کیونکہ جو مذہب عوام لوگ قبول کر لیتی ہین
اسکی اصول اکثر اسان سی ہوتی ہین بڑی بڑی مسائل اس مذہب کی یہ ہین کہ دیا اور دہرم
کی پرورش رکہنا اور پانچ اندریون کو قابو مین کرنا اور شہوت اور غضب اور طمع اور غرور

مسی اختیار کرنا اور مسی سوانگ بھرنا جنگل میں رہنا شان و زر لباس نہ پہننا علی ہذا القیاس
اور مسائل بھی اسی قسم کی ہیں — ان لوگوں کی سند و میراث میں اکثر باتیں خاتی ہیں اسی
معلوم ہوتا ہے کہ بہت لوگ اس مذہب کو پسند کرتے ہونگے اور یہ بھی مخصوص معلوم ہوتا ہے
کہ اس مذہب کے معتقدوں کی تعداد تمام ہندوؤں کی نصف سے زیادہ تو کبھی نہ ہوگی ہوگی
مگر اس میں کچھ شک کہ رفتہ رفتہ یہ مذہب بہت پھیل گیا حتی کہ بدھ کی وفات کے بعد
برس مجمع مسیح سے ۳۲۴ برس پیشتر راجا اشوکہ کے عہد حکومت میں یہ مذہب
کئی سو برس جلوس فرماہوا اتنا اپنی عام حکومت میں یہ استحکار دیا کہ بدھ مذہب
تمام اہل ہند کو قبول کرنا واجب ہے مسیح سے ۶۵ برس پیشتر جس میں یہ مذہب
بادشاہی مذہب ہوگیا چونکہ اس مذہب کا مبدا ملک ہند تھا اسلئے اہل چین ایک مدت دراز
تک ہندوستان کو مقدس جگہ سمجھ کر آتے رہے اکثر چینیوں نے اپنی سفر کی حالات بھی لکھی ہیں
چنانچہ سن عیسوی میں فاہیان مشہور و قابل لحاظ ہے یہ شخص ۴۰۰ سن عیسوی میں ہندوستان
میں آیا اسوقت اسکی عمر چھیاسی سال کی تھی بندرہ برس تک ہندوستان میں رہا اسی
عرصہ میں اکثر ممالک ہند کی سیر کی اور زبان سنسکرت کی تحصیل کرنے میں کمال حاصل اور
بدھ مذہب کی پستکیں پڑھ اور لکھ بھی لیں اس شخص نے اکثر ممالک ہند اور
حالات اور بلاغت سے بحث کی چنانچہ وہ عالم رہا اس شخص نے اکثر ممالک ہند اور
شہروں کی قدیم کا حال اپنی سفرنامہ میں لکھا ہے اسکی نالندہ کی لکھاری کا حال بہت دلچسپ
ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس مذہب کا

ہندوستان میں کسقدر علبہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ تین چار سو برس بعد یہ مذہب ہندوستان کی سطح
سے نابود ہوگیا استناج میں جب سلطان محمود غزنوی ہندوستان میں آیا اس ملک میں
بودہ مذہب کا مطلق چرچا نہ تھا الا چین و برہما و تبت و لنکا میں ابتک یہی مذہب ہے
اسی مذہب کی معتقد حکما بدا ملک ہند ہے اس کثرت سے ہیں کہ دنیا کی کسی مذہب
مروجہ کی تعداد انکی برابر نہیں جس مذہب کہ جسکی پیرو ملک گیر ہے اور ہمارے درمیان
یکسر ہیں اسی مذہب کی شاخ ہیں الا بدھ اور جین میں بہت فرق ہے

بقیہ خاندان موریہ

پہلی جو ہیں تک خاندان کی دس راجا لکی اسمیں سب سے پہلا راجا بندسار تھا اسی راجا کی
عہد میں سکندر اعظم اس ملک پر حملہ آور ہوا اتنا کہ بعض مورخین گمان کرتے کہ وہ ہندوستان
ذکر و پس چلا گیا یہ راجا شودر کشیا سے پیدا ہوا اتنا اسکی فوج میں چھ لاکھ پیادے اور
بیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتھی تھے جب یہ راجا اس دار فانی سے کوچ کر گیا تو اسکی امہ شوں
نے بارہ برس تک راج کیا تب نویں چندر گپت نے کہ چوناتن کی نیت سے کابید اہوا اتنا
جانکہ برس کی عمر میں اپنی سپاہیوں کو مار آپ سکندر پر جلوس فرمایا یہ راجا ایسا زبردست
اور عظیم الشان ہوا کہ اسکا ذکر تواریخ کے ساتھ یونانیوں کی تاریخ میں بھی ملتا ہے اسنے
سلیوکس شاہ فارس کی بیٹی سے شادی کی اور اسی بیاہ اقرار کیا کہ ہم سمبو بجایا کرتے

ندر دیار کرنیگی جب سکندر یہاں اپنا توراسکی بنی کی لی یہ راجا پُری شان دیکھ کر
سی گیا تھا

حال حملات مغربی

حملات مغربی کا حال جو تیسری دار ملتا ہی وہ یہ ہی کہ سنہ سی ۳۳۴ برس پہلی یونان
کی بادشاہ سکندر اعظم نی ملک ایران کو زیر و زبر کر کی ہندوستان پر حملہ کیا اور دریای
سیلج تک کہ جو پنجاب مین واقع ہی فتح کرتا ہوا چلا ایا فارسی کتابون مین خصوصاً
سکندر نامہ اور شاہنامہ مین لکہا ہی کہ سکندر اعظم فتوح تک ایا لیکن یہ بات
کچہ اصل نہین رکہتی کیونکہ حسب اسی کی ساتہیون نی اپنی یونانی کتابون مین لکہا ہی
کہ سکندر ستلج سی آگی نہین بڑہا پہر ہم فردوسی اور نظامی کی قول کا کہ جو سکندر اعظم
سی سینکڑون برس پیچہی گذری ہین کیونکر اعتماد کر سکتے ہین

الغرض سکندر دریای اٹک کی راہ ہندوستان مین آیا اور دوارندہ
سالگراہ اور اسکی قرب جوار کی راجا اسکی مطیع ہوی جس زمانہ مین یہ بادشاہ
ہندوستان مین ایا ملک پنجاب مین تین راجا راج کرتی تہی منجملہ انکی ایک سرزاور
کوہستان کشمیر اور مملکت ٹیکسلا کی راجا نی سکندر کی اطاعت کا جوا
اپنی گردن پر رکہہ لیا مگر وسط پنجاب کا راجا پورس اسی ثرنی کو مستعد ہوا
اور دریای جہلم کی اس پار مورچہ آجا یا جب سکندر اعظم جہلم کی کنارے پر پہنچا

تو دوسری ساحل پر راجا پورس کو مقابلہ پر مستعد پایا سکندر نی دوسری ساحل پر مقام کیا
اور جو قع تلاش کرتا رہا یہان تک کہ ایک رات ہوا کی شنائی اور بادل کی گرج مین سپاہ کا کچہ شور و غل
شنای نہ دیتا تہا سکندر نی موقع پاکر دریا سی عبور کیا اور بی خبر راجا کی لشکر پر جا پڑا
تین ہزار پیدل ہزار سوار سی ثرای رتہی ثری ثری بہادر آدمی راجا کی لشکر کی ماری گئی بلکہ خود راجا بہی
میدان جنگ مین کام آیا مگر تو بہی راجا پورس استقلال کی ساتہہ اپنی ہاتہی پر ڈٹا رہا اور نہایت
شجاعت کے ساتہہ سکندر سی ثرتا رہا سکندر اعظم انکا یہ دل اور دلیری دیکہکر
نہایت متعجب ہوا اور راجا سی کہلا بہیجا کہ اگر اب بہی ہماری پاس چلا اوی تو اسکی عزت
و حرمت مین فرق نہ ہو جنانچہ راجا پورس بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو گیا شاہ
نی راجا سی پوچہا اب تمہاری ساتہہ کیونکر پیش اوین راجا نی جواب دیا کہ جسطرح
بادشاہ بادشاہون کی ساتہہ پیش اتی ہین سکندر اس معقول جواب کو سنکر نہایت
خوش ہوا اور راجا کی نہایت توضیع اور تکریم کی اور اسکا ملک اسی کو بخشدیا
بلکہ کچہ اور ملک بہی اپنی طرف سی راجا کو انعام دیا بنی تک دشمن کی نظر مین ہنر بہی
بحیث نظر آتا ہی لیکن اس راجا مین ایسے ہنر اور اخلاق تہا تہی کہ سکندر کو بہی بیاری
لگی اس بادشاہ نی دوارہ حج اور رجا باری اور بیت جالندہر کو مطیع کر لیا تہا اور ارادہ تہا کہ تمام
ہندوستان کو مطیع کر کی اور کعبہ کی حج کر کی ایران مین داخل ہو مگر ارادہ اسکا پورا نہ ہوا
کیونکہ جب وہ ستلج پر پہنچا تو راجا جنیدر کیت بن ہانہ والی نگر نی سکندر کی ملاقات کو ایا

اور اپنی دارالخلافہ بابل پوتراکی تمام تر یقین کیں کہ ضلور سکندر بی مستحکم ارادہ کیا
کہ ایسی بڑی شہر کو ضرور اپنی حلقہ اطاعت میں لاوینگا لیکن جیسی آگی بڑہنا چاہا تو فوج نی
صاف انکار کردیا کہ ہم آگی نجائینگی کیونکہ موسم برسات کی ہی اور سپاہی تھکی ہوئی
ہیں آگی تی سکندر بی فوج کو دھمکایا اور خوشامدی اور طمع غارت
دلائی پر فوج نی ہرگز آگی قدم نہ بڑہایا تب سکندر وہاں سے واپس پھرا اور ارادہ
کیا کہ وطن میں پہونچکر اور نئی فوج بھرتی کرکی پھر آوینگا اور صوبہ بیاکو صرور فتح کروینگا
پر افسوس کہ انکا یہ ارادہ پورا نہ ہوا کہ بابل کی دلدل کی پاس اسی بخار آیا اور تیس
برس کی عمر میں کہ عین عالم شباب تھا راہی ملک بقا ہوا نہ بادشاہ تمام عالم کو بھی
قابو میں لاینکا متصور تھا تنہا اور فی الحقیقت ایسا ہی تنہا اگر زندہ رہتا تی تمام دنیا کو
عالم مطیع آتیا لیکن عمر نی اسکی ساتھ وفا نہ کی اور بہت سی سامنہ وفا کرتی ہیں
پس اس زندگانی پر جو روزہ ہیں اپنی دل کو اپنی معبود حقیقی کی طرف لگانا چاہئی
کیونکہ سکندر سا بادشاہ بھی حسرت میں مرگیا تو اور کی کیا گنتی ہی

سکندر کی سانحہ نی کہ جو اسکی سانحہ بیان ای تھی اپنی اپنی تصنیف میں بیان کیا
عجیب و غریب حال لکھا ہی رپیاں کی لوگ گوشت ہنس کھاتی اور انکی صندوق ذات میں ہی
اور سر کا بڑیوں کی شادی اپنی ہی ذات میں چھوٹی عمر میں کردیتی ہیں اور انکا بدن
دبلا پتلا ہوتا ہی اور وہ گلی میں حقہ اور تمباکو ہر چندان قشقہ کھینچتی ہیں اور بیاکی دیگر
کا حونہہ بیماری ہوتا ہی اور تمار اور بڑ درخت نہایت دونچا ہوتا ہی

جو کچھ حال اس شہنشاہ اعظم کا بیان کیا گیا غرممالک یورپ خصوصاً یونانی کتابوں

سی لکھا گیا ہندوستان کی کسی تواریخ میں اسکا ذکر نہیں ملتا اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اس زمانہ
کوی مورخ نہ تھا اگر ہوتا تو ایسے بادشاہ عظیم الشان کا ذکر کہ جسکی آنی سی اسکی تمام مملکت تھرا گیا
تھا کیونکر نہ لکھا جاتا

اگنی کل یعنی خاندان اگنی کاذار

حضرت عیسی سی ۳۰۰ برس پہلی

پر ہندوستان کی دیکھی سی معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان میں ادوم نہی تھا بدھ مذہب بہت عروج پر ہوگیا تو برہمنوں نے
اربدگری پربت پر کہ جسی اب آبو کا پہاڑ کہتی ہیں اگنی کنڈ جا یعنی آتشکدہ بنایا اور اسمیں دلوتاؤں
کی آگر چار مورتیں دالدی انسی چار چتری پرمر چوہان سولنکی اور پرہار پیدا ہوی یہ بات
قیاس میں ہیں اسکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اون چار آدمیوں کو برہمنوں نی شاستر کی رسم کاروں سی
اصلی چھتری بنا کر دوجنم مان لیا ہوگا الغرض ان چاروں چھتریوں نی اپنی اپنی دارالرہب گجرات
اور قنوج اور اجمیر اور دہلی میں قایم کی اب ہر ایک کا حال جدا جدا لکھا جاتا ہی

خاندان پرمر یعنی پنوار

اس خاندان نے ایسا زور پکڑا کہ قریب نصف مالوہ اور ہندی انکی مطیع فرمان ہوگیا اسی خاندان میں مسمی بھوج
۱۰۵۰ برس پیشتر راجا بکرماونہ بنایا ہر دسب اور منصف راجا ہوا اسی راجا نی اپنا دارالملک دھار اجین
کہ جو صوبہ مالوہ میں ہی قایم کیا شاعروں نے اسی راجا کی توصیف و توصف میں بہت مبالغہ خرچ کیا ہی
پر اسمیں شک نہیں ہی کہ یہ راجا بڑا منصف و عادل و رحیم و فیاض اور بہادر تھا تمام قوم کی راجپوت
تاتار کی طرف سی اس ملک پر حملہ کیا کرتی اسی راجا نی شکست دیکر پست ہمت کردیا اسی سبب سے

اُسکا لقب شکھاری ہوا اس راجا کی صفت یہ ہوئی تھی کہ جو کلام منہ کھولکر سمت اسکا چلایا ہوا
جو آج تک چلا آتا ہی اسکا گواہ ہی اس راجا نی زبان سنسکرت کو بہی بہت ترقی بڑی بڑی پنڈت اسکی دربار
مین حاضر رہتی تہی اور ملک کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ انکی انعام و اکرام مین خرچ ہوتا تہا
آخر مہیپال راجا ضعیفی کی حالت گرفتار لباس شکست کیا گرفتاری مین مارا گیا

اسی خاندان مین بکرم کہی گیارہ سو سمت مین اسی دارالملک مین راجا ہیچ نہایت مشہور و معروف
ہوا اسکا عالم و فاضلون کی نہایت انس تہا بلکہ خود بہی فاضل تہا کالیداس شاعر
کا فروغ اسی راجا کی وقت مین ہوا — اس راجا کی بعد اس خاندان مین کوئی بہت
مشہور راجا نہی ہوا چھوٹی چھوٹی راجا ہوگی جنکا ذکر نا فضول ہی —

ذکر چوہانون کی راج کا

ابتدای سنہ ۵۰۰ سنہ عیسوی سنہ ۱۱۷۱ع

اس خاندان کی اصلی دارالریاست اجمیر کو بنایا اس خاندان کا پہلا راجا سامل دیو ہوا جس راجا
اس خاندان مین ایک دوسری کی پیچہی ہوی ستا سوین برتہی راج کو اسکی نانا مہندپال تنور راجہ
دہلی نی تبنا بنایا جسکی دہلی اور اجمیر کی ایک ریاست ہوگئی یہ راجا شہاب الدین غوری کی ہاتہہ
سی قتل ہوا جسکا مفصل حال شہبری باب مین لکہا جائیگا

ذکر پرتہوی راج کا

ابتدای سنہ ۱۰۴۲ سنہ عیسوی سنہ ۱۱۶۸

اس خاندان کی فتوحہ پرتہیپ یا پرتہپال راجا اس خاندان کا کیشو بگڑہ ہوا ہی راجا اس خاندان
مین گذری سنہ ۹۶ مہ اس خاندان مین بال ایسا عادل گذرا ہی کہ اسکا اکلوتا بیٹا
جو رعایا پر بوجہ تہا بجکم عدل اسکو ہاتی جلا وطن کردیا جسکی گیت تمام ہندوستان

ہندوستان کی جاتی ہین اخیر راجا اس خاندان کا راجہ جی چند تہا سنہ ۱۱۹۴ع راجا پرتہی راج موہان کا حالہ زادہ
بہای تہا اس راجا نی راج سوجگ اور اپنی بیٹی کا سوئمر کیا اسمین پرتہی راج کی سونی کی مورت بنا کر دربانون کی
جگہ کہڑی کردی پرتہی راجا یہ بات سنکر طیش مین آیا اور جی چند کی بیٹی کو کہ جسکی وسطے سوئمر جاتا تہا چوری لایا یہ بات
کا فساد دونون خاندانون کی بربادی کا ہوا سنہ چند قطب الدین سپہ سالار شہاب الدین غوری کی ہاتہہ سی قتل ہوا جسکا
بیکہا شروع دہ پورا اسی خاندان کی ہین اور راجپوت بہادری کی سبب سی خطاب ہوا ہی

سولنکی

امدادی سنہ ۹۱۰ سنہ عیسوی سنہ ۱۵۰۹ سنہ ۵۱۰ ہ مہ یہ خاندان کی ہجرت برقابض ہونہ سہلا راجا اس خاندان کا
مولا تہا دس راجا اس خاندان مہا مالک دوسری کی پیچہی گجرات کے مسند نشین ہوی سب سی پہلا راجا اس خاندان کا

کاہیم دیو تہا کہ جسکی وقت مین سلطنت کو زوال آیا

راجگان نگدہ

حضرت عیسی ۱۵۳ برس پہلی چند رکیت سی بعد راجا نندوسار نگدہ کی راج پر قایم ہوا
اسکی بعد اسکا بیٹا دشوکہ ملک قنوج کا مالک ہوا اس راجا نی بدہ مذہب اختیار کیا بلکہ اپنی
تمام حکمرونین استہار دیا کہ بودہ مذہب کو قبول کرنا واجب ہی ۱۳۷ برس تک ہی گہرانا
ملک کا مالک رہا اسکی بعد اشوک خاندان نی ملک پر قبضہ پایا اس خاندان کا ۱۱ راجا حکمرانی کی
اور اس ایک دوسری کی پیچہی ہوی اخیر راجا اس خاندان کا دیو ہوتی تہا کہ جسکی عہد مین سلطنت کو زوال آیا
اسکی بعد چار راجا کنس کی ہوی جنہون نی ۲۵ برس تک نگدہ کا راج کیا پہلا راجا اس خاندان کا بندو
اور اخیر راجا سورمان تہا اسکی بعد اندرنس کو سلطنت نگدہ کی نصیب ہوی یہ نس راجا اس خاندان کی
ایک دوسری کی پیچہی گدی نشین ہوی ۲۵۵ برس تک حکمرانی کی اس خاندان کی نہایت ہی ترقی پای

کہ روم والون نی بہی اپنی تواریخون مین اسکا ذکر تعریف کی ساتہ لکہا ہی کہتی ہین کہ راجا مہاکرن کہ جسکی
سخاوت و فیاضی مشہور ہی ہوا آخر راجا اس خاندان کا پلوم مارچ تہا یہ راجا نہایت عظیم الشان
اور زبردست ہوا کہ جسکی عدل و انصاف نی غیر ممالک کی بادشاہون کی دل مین بہی آرزو و وفاق
پیدا کی آخر یہ راجا آپ سی آپ گنگا مین ڈوب مرا تب اسکا سپہ سالار رام دیو گدی پر بیٹہا
سمندر کی کنارہ سی کشمیر تک سب راجا اوسکی مطیع تہی جب وہ بہی اس دار فانی سی رحلت
کر گیا تو اسکا بہی سپہ سالار پرتاب چند مسند پر بیٹہا اسی کی وقت مین ایران کی بادشاہ
نوشیروان کا لشکر ہندوستان پر حملہ آور ہوا تہا (یہ وہی نوشیروان ہی کہ جسکی عدل و انصاف
کا چرچا آج تک زبان زد خلایق ہی) اور جیتا محصول اس ملک کا باقی تہا سب پرتاب چند سی
وصول کر لیگیا یہ ماجرا سنہ ۵۳۰ع کا ہی پرتاب چند کی مرنی کی بعد اسکی سپہ سالاران اور
اور صوبہ دار جو جو ملک جسکی تصویص مین تہا اسکی خود سر بادشاہ موگئی انکی راج کو اندر کی غلامون کا
راج کہتی ہین
اس زمانہ مین سلطنت ہند کا عجیب نقشہ موگیا تہا برہمنون سی لیکر شودرون تک راجا موگئی تہی
نوشیروان کی لشکر نی اودہپور کی پہلی راجدہانی بلبہی پور کو جو صوبہ گجرات مین تہی برباد
کر ڈالا اور راجا کی خاندان مین کسی کو بہی نہ چہوڑا فقط ایک رانی پسپاوتی وہان سی
بچکر بہاگی اور ملیاگر کی کسی کوہ مین جا چہپی چونکہ یہ رانی حاملہ تہی اسی جگہ اسکی ایک لڑکا
پیدا ہوا اسکا نام گوہ رکہا وہی لڑکا اندر کو اپنی قبضہ مین لاکر وہان کا راجا ہوا
کہتی ہین کہ اسنی ہرمز بادشاہ فارس کی بیٹی سی شادی کی گوہ کی بعد اتہ راجا اندر کی گدی
پر بیٹہی انہوں راجا کا چہوٹا لڑکا جسکا نام باپا تہا اپنی باپ کی ماری جانی کی بعد باندہیر مین بہاگ گیا

اور وہان گڈریون مین پرورش پاکر تخمیناً سنہ ۷۰۰ع مین چیتور کو چلا آیا اور وہین رہنی لگا اسی زمانہ
مین مسلمانون کی سعمر محمد کی مرنی کی دوسری خلیفہ عمر نی ایران فتح کر کی کچہ فوج ہندوستان
کی طرف بہیجی تہی لیکن اسکا سپہ سالار پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا پہر خلیفہ علی نی لشکر بہیجکر کچہ
ملک دریای سندہ کی آس پاس کا فتح کیا الا علی کی وفات کی بعد مسلمان اس ملک کو آپ بہی
چہوڑ کر چلی گی سنہ ۷۱۱ع مین خلیفہ ولید کی لشکر نی ہندوستان پر حملہ کیا اور ملک سندہ اپنی
قبضہ مین کر لیا تین برس بعد اسی لشکر کی سپہ سالار قاسم کا بیٹا محمد اس ملک پر حملہ آور ہوا اور
گجرات فتح کر کی چیتور پر چڑہ دوڑا لیکن باپا سی شکست کہا کر بہاگنا پڑا باپا نی کہات کی
حاکم سلیم کی لڑکی سی شادی کی اور چیتور کی پہلی راجا کو خارج کر کی آپ وہان کا راجا بن گیا
اور پہر تہوڑی ہی دن پیچہی اپنا ملک اور مذہب چہوڑ کر خراسان کی طرف چلا گیا سنہ ۸۱۲ مین
مامون بن ہارون رشید حاکم خراسان نی چیتور پر چڑہائی کی اس زمانہ مین باپا کا پرپوتا
اور بہوج کا بیٹا کال بہوج کہ جسکا نام مونون کی تواریخ مین راجا کمان لکہا ہی مسند نشین تہا اسکی
اور مامون کی درمیان چوبیس لڑائیان ہوئین آخر مامون شکست کہا کر ہندوستان سی بہاگ گیا
اسکی بعد سنہ ۹۷۰ع مین خراسان کی بادشاہ امیر ناصر الدین سبکتگین نی ہندوستان پر حملہ کیا
اور سرحد پنجاب کی قلعی فتح کر کی یہ سنکر لاہور کا راجا جی پال ایسا برہم ہوا کہ اپنی سب فوج لیکر
خراسان پر چڑہ دوڑا وہان عجیب ماجرا گذرا کہ راجا نی شکست کہائی اور بادشاہ
کو باج دینی کا اقرار کر کی لاہور مین آیا جسنی مہان آکر امیر موصوف کو ایک کوڑی بہی نہ بہیجی
اسلی سبکتگین نی پہر ہندوستان کا رخ کیا اور دہلی اور اجمیر اور کالنجر اور قنوج کی راجا

کمک راجہ جیپال سی سندہ پار اترا اور لمغان کی کنارہ پر بڑی بہاری لڑائی ہوئی اسمین بہی
راجا نی شکست کہائی

اس زمانہ مین اجین اور پاٹلی پوترا کی راج کو زوال آئی بہت دن ہو چکی تہی نئی نئی
راجا ہندوستان کی جدا جدا ملک مین راج کرتی جب سی مہاراج بکرم نی دہلی کی دار الخلافہ
کو دور کیا پانسو برس تک یہہ راج بغیر مالک کی پڑا رہا پہر زمانہ کی لوٹ پوٹ سی دہلی تو
راجاؤن کی قبضہ مین آیا اکیس راجی ایک دوسری بعد دہلی کی مسند نشین ہوئی آخر راجہ
انگ پال نی اپنی نواسی پرتہی راج کو گود لیا چتوڑ کی راج پر راٹہوڑون کا قبضہ تہا
میواڑ گہلوٹون کی قبضی مین اور گجرات مین سولنکی راج کرتی تہی سواری انکی اور اسی
بہت سی چہوٹی چہوٹی راجا اپنی ڈیرہ چاول کی کہچڑی جدا ہی پکا رہی تہی آپس کی
پہوٹ سی ایک دوسری کی جانی دشمن ہو رہی تہی کہ اس عرصی کسور ہند کو بغیر مالک
دیکہکر سلطان محمود غزنوی نی اس ملک پر چڑہائی کی فقط

باب سوم فرمانروان اہل اسلام کی بیان مین

ذکر سلطان محمود غزنوی

اندری سنہ ۹۹۷ لغایتہ

سنہ ۹۹۷ع مین جب امیر ناصر الدین سبکتگین شاہ غزنی نی اس دار فانی سی رحلت فرمائی
تو اسکی چہوٹی بیٹی محمد اسمعیل نی تخت سلطنت پر جلوس فرمایا لیکن سات مہینی بہی
سلطنت نکرنی پایا تہا کہ اسکی بڑی بہائی محمود نی کہ جو فی الحقیقت وارث تخت و تاج
تہا اسکو تخت سی خارج کرکی آپ اجلاس فرمایا اور سلطان اپنا لقب رکہا اسی پہلی کسی
بادشاہ نی یہہ لقب اختیار نہین کیا تہا

اسی زمانہ مین فارس وغیرہ کی مغربی سلطنتین ایسی کمزور پڑی تہی کہ اگر محمود ادہر کو اپنی گہوڑی
کی باگ موڑتا سمندر کی کناری تک اسکو کوئی بہی مانع نہ ہوتا لیکن ہندوستان کی دولت
و زرخیزی ایسی نہ تہی کہ محمود ادہر کا عزم نکرتا بہلا آب حیات چہوڑ کر کون اندرائن کہاتا ہی
اس ملک پر اسنی بارہ حملی کی ہین جن مین وہ مظفر و منصور رہا پہلا حملہ

ایران میں مسلمانوں کا داخل ہونا تخمیناً ۳۵۰ برس بعد محمود نے دس ہزار سوار لیکر اپنی دارالخلافہ
غزنی سے ہندوستان کی طرف کوچ کیا پہلا مقابلہ پیشاور کی پاس اسکی باپ کی وقت لاہور کی راجا جیپال سے
ہوا سلطان نے فتح پائی راجا فرار ہوا پھر محمود نے ستلج پار ہوکر بھٹنڈہ کا قلعہ پر حملہ کیا اور مظفر
اور منصور ہوکر اسی خوبصورت بھٹنڈا خوب آباد اور برائی مقام تھا لاہور کا راجا وہاں
آکر اکثر رہا کرتا تھا اس قلعہ کو فتح کرکے محمود نے اپنی دارالخلافہ کی طرف مراجعت فرمائی اور
وہاں سو ہاتھیوں راجہ جیپال کی باج گذاری کا قول و قرار کرکے اسی قید سے خلاص کیا اسی طرح اسکی ساتھیوں
کو بھی چھوڑ دیا لیکن جیپال کو اس ظلم کی قید میں اپنی سے غیرت آئی کہ راج

دوسرا حملہ انندپال اپنی باپ کی قول و قرار
پر چلا گیا اور سلطان محمود کو وہ محصول قرر یا قتہ برابر بھیجتا رہا الا اسکی ذیلدارون میں سے بعض
راجاؤں اپنی حصہ کا محصول ادا کرنے سے صاف انکار کیا (یہ شہر بھکاپور کی شمال اور ملتان
کی جنوب میں واقع ہے) اسلئے محمود کو وہاں انہیں راجاؤں کی قرب و جوار کی جنگلوں میں
بھاگ گیا اور بعضوں کی حالت میں آپ ہی مرگیا اور سلطان شہر کو لوٹ پھوک اپنی
دارالخلافہ کو واپس چلا گیا

تیسرا حملہ ایک برس بعد محمود نے ملتان کی حاکم ابوالفتح
لودی پر اس سبب سے حملہ کیا کہ وہ راجا انندپال کا وجود مسلمان ہونیکی سازش رکھتا تھا راستی میں
انندپال نے اپنی ملک کی حمایت کی پر آخر کو شکست کھاکر کشمیر کی طرف بھاگ گیا ابوالفتح نے
بہت سا مال دیکر محمود کو راضی کیا محمود کو بھی واپس جانا نہایت ضرور تھا کیونکہ اوہر سے
ایلک خان و دیگر تاتاری غزنی پر حملہ کرنے کی بہت گرم خبریں آتی تھی واپس لوٹ گیا
محمود کی ساتھ پانچ سو ہاتھی جنگی تھی تو بھی حملہ نے ایک تب تک کوئی قصور نہ جانتا تھا

اور نہ اسکی حکمتوں میں کوئی دراندازی کرسکتا تھا ہاتھیوں کی سامنے تاتاریوں کی گھوڑے کب ٹک سکتے تھی
ملتان کی قریب پہنچکر ہی جسمیں محمود نے فتح پائی تاتاریوں نے بھیڑ دکھائی
محمود سامنے دشمنی وقت اصلاح قوت و حوصلہ دریای سندھ کو پار کرگیا تھا یہ ۱۰۰۶
سکپال ہندو تھا مسلمان ہوگیا تھا لیکن جب محمود ملتان کی طرف گیا تو اسنے پھر ہندو ہندوستان کی
اطاعت سے سر پھرا اسلئے محمود نے ملتان سے لوٹکر اسی کو دارالحبس غزنی کی قلعہ میں قید کیا
اور انندپال کی سزا دہی کی فکر جمع کیا

چوتھا حملہ انندپال بھی غافل نہ تھا تمام ممالک
ہندکی راجاؤں کی پاس قاصد بھیجکر متفق ہونا چاہتا تھا محمود کا اور ہر طرح سب کی اجتماع سے
اسکی بیخ کنی کا فکر کرتا اور مال اور ملک کی کچھ پرواہ نہ کرتا اگرچہ بہت رکتی ہو تو میدان جنگ میں آکر مرا
سانڈنی دو اب کب بھی کچھ نہیں بگڑا تھی آخر اجمیر لودھیانہ کالنجر اور قنوج اور دہلی اور اجمیر
کی راجاؤں اپنا اپنا لشکر آراستہ کرکے انندپال کا ساتھ دینے کی پنجاب میں جمع ہوئی
پشاور کی قریب پہنچی تھی **پانچواں حملہ** اتفاقاً انندپال کا ہاتھی بگڑ گیا اور پیچھے کو بھاگ چلا
لشکر کی اوپر سے یہ سمجھا کہ انندپال بھاگا فاتر میدان جنگ سے ہوگیا محمود نے پیچھا کیا اور یک لخت قبضہ کیا
وہی تو جیت ہار میں تبدیل ہوگئی مگر سلطان کی میدان خالی پاکر مگر لوٹ جانا ساتھ کیا
دینار طلائی سات سو من سونا اور جاندی کی انیس اور دو سو من سونا خالص اور دو ہزار من جاندی
بیحد خالص اور بیش بہا جواہرات وہاں محمود کی ہاتھ لگی **چھٹا حملہ** دو برس بعد محمود نے پھر ہندوستان پر
حملہ کیا اور ابوالفتح حاکم ملتان کو قید کرکی لیگیا **ساتواں حملہ** دوسری سال سلطان آکر شہر تھانیسر

لوٹا اور جتنا مندر اسکی نانہ لگی لوٹنے علاوہ بیان کی گئی غزنی لیگیا تھی ہیں کہ اس حملہ میں
اسی ایک جوہر سے نانہ لوٹ کی وزن کا دستیاب ہوا اسکی بعد اسنی دو دفعہ کشمیر پر حملہ کیا

نوان حملہ یہ حملہ اسکا ہندوستان پر بڑی تیاری کی ساتھ ہوا تاریخ فرشتہ کی
موجب وہ ایک لاکھ سوار اور بیس ہزار پیادہ کا لشکر ساتھ لیکر اس دفعہ جانب قنوج کی
ساتھی آ ملکا راجہ وہانکی راجہ کنور رای کی کنور رای کی کچھ ہی نہ بن پڑا گلی بیس رجال
ڈالکر مال بچی سمت محمود کی حضور میں چلا اما محمود نی جو اسی بحر میں تعریف کی لائق
کام کیا وہ یہی سمجھا جاہی کہ راجا کی نہایت خاطر داری کی تین دن تک راجا کا مہمان
رہا اور بعد بسی دوستی کا عہدنامہ لکھی چوتھی دن اسنی دار السلطنت کی طرف لوٹ گیا
اور راہ اسنی بیس ہنرا کو تباہ کیا ۵۳۰۰ ہندو پیڑ کر غزنی جا داخل ہوا **وسوان حملہ**
چونکہ لوٹن حد بین کنور رای راجہ قنوج اور سلطان کی درمیان قول و قرار ہو چکا تہا کہ جو کوی قنوج پر
لشکر کشی کریگا سلطان تیسرا مددگار ہوگا جملہ اس راجا پر کالنجر کی راجا نی چڑہای کی تو سلطان
موجب اپنی قول و قرار کی غزنی سی چڑہای کی پر محمود کی سونچی سی پہلی کالنجر کی راجا نی کنور
رای کا خاتمہ کر دیا تہا اسلی سلطان بہی دلیس لوٹ گیا **گیارہوان حملہ** اس بار
سلطان نی کالنجر کی راجا پر چڑہای کی پر اسکا کچھ اچانتا در کنٹہ اسکا لیکن راجہ اندنپال
جو کالنجر جاتی ہوی سلطان کا مقابلہ کیا اسلی آتی بار اسکو زیر کر کی لاہور کی راہ غزنی
نہ بیس علا لیا **بارہوان حملہ** یہ جملہ سلطان کا تین سو م نامہ پر ہوا اب

سمان والی اسکا نام بہی ہیول گی پر اسوقت وہ اس ملک کی مقدس تیرتھوں بیں شمار کیا جاتا تہا
خرہ نا گجرات کی دکہن حد پر سمندر کی کنارہ سومنا تہ بہا دیو کا بڑا بہاری مندر بنا ہوا تہا
چھپن کنی اسمین جواہر جڑی ہوی لگی تہی اور دو سو پجاری سونی کی زنجیر سی گھنٹہ بلاتا تہا اور
دو ہزار گانو اسکی مصارف کی واسطی معاف تہی اور دو ہزار بندی وہانکی پجاری گنی جاتی تہی
مقدس جگہ سمجہکر بہت سی راجا اسکی پجانی کی لی جمع ہوی پر محمود کی صورت تماشا تین دن تک
برابر مڑی ہوتی رہی پانچ ہزار سی اوپر راجپوت ماری گی جو باقی رہی وہ شیشوں بیں سوار ہو کر
جہاز پر نکل گی جب محمود مندر بیں داخل ہوا تو برہمن لوگ بہت ہراسان ہوی اور دستہ
محمود سی التجا کی کہ اب بس مورت کو توڑنا چہوڑیں اسکی عوض ہم بہت سا زر و جواہر سلطان کی نذر کرینگی
پر محمود نی نہ مانا اور کہا کہ بیں قیامت کی دن بت فروش بننا نہیں چاہتا بلکہ بت شکن کہلانی کی
آرزو رکہتا ہوں یہ کہکر اس بیچ گزی مورت کی قریب جاکر ایک ایسا گرز لگایا کہ اسکی ٹکڑی ٹکڑی ہوگئی
پر دیکہو خدا کی قدرت کہ اسکی اندر سی اسقدر جواہرات نکلے جو کہ برہمن حسن قدر و دولت سلطان کی
دیکہتی تہی اسی بیں زیادہ تہی سلطان نی اس مورت کی دو ٹکڑی تو لکہ مدینہ کی خواجہ کی
اور دو غزنی بیں اپنی بیگم کی اور مسجد کی سیڑہیوں بیں **خرد وادی** کہتی ہیں کہ اس حملہ بیں
سلطان کو کم سی کم دس کرور روپیہ کا مال ہاتہہ لگا ——— غزنی پہونچکر جیسا کہ
سلطان کو ریک بار پر ہندوستان بیں ذلیل کیا پر وہاں ان جانوں کو کہ جنہوں نے

سوم نامنہ جاتی وقت سلطان کی سپاہ سوں سی چیر چیاڑ کی تی سزا دینا بہت ضرور تہا
لیکن ہرمند وستان پر کوی حملہ نہیں کیا ایران توران ہی کی طرف میں مشغول رہا
یہانتک کہ سنہ ۱۰۳۰ھ میں بیمار ہو کر رس نا پاید در دنیا سی کوچ کر گیا

مرنی سی کچھ پہلی سے اپنی خزانہ سی منگوا کر سونی چاندی اور جواہرات کا ڈھیر اپنی آنکھوں
کی سامنی لگوایا اور ہر ڈھیر تک میں دیکھ دیکھ کر روتا رہا یہ معلوم نہیں کہ وہ ان
ظلم اور زیادتیوں کو سوچ سوچ کر روتا تہا کہ جنکی وسیلی سی یہ دولت جمع کی یہی یا اس
بات کو سوچ کر کہ اب اپنی سنا تہ نہیں لیجا سکتا

اخر سنہ ۱۱ھ تک غزنی کی سلطنت اسی محمود کی خاندان میں رہی ہرمند وستان پر
ایسا کسی نی دل نہیں چلایا ہاں نیجاب کو یہ جسی محمود نی اپنی سلطنت میں ملا لیا تہا

سنہ ۱۰۹۱ھ البتہ اپنی تخت حکومت میں رکھتی یہی محمود کی ہر نوی دوسری مسعود کی زمانہ میں
مجبہ خوج گکھا کی یاتونک کو شکار کرنی پر لاہور کو موڑ گئی تی سنہ ۱۱۸۶ھ جس محمود کی
پڑپوتی کی پڑپوتی حسرو ملک کو شہاب الدین غوری لاہور سی قید کر لیگیا اور اسی
کی ساتھ غزنی کا خاندان تمام ہوا

شہاب الدین محمد غوری

قندہار سی سات آٹھ منزل آگی غور ایک جگہ یہی ہوت سی وہاں کی حاکم جدی سوتی آئی تی
محمود غزنوی نی اپنی مطیع کر لیا تہا اور اسکی جانشینوں میں سی بہرام نی اپنی بیٹی کی شادی یہی وہاں کی
حاکم قطب الدین محمد کی ساتھ کر دی تی پر پر آپس میں جو تکرار پڑا تو اسکا انجام یہہ ہوا کہ بہرام نی
اپنی داماد کی جان لی ڈالی اور اسکی بہای سیف الدین کی یہی ہری حالت کے یہی موسنہ کا لڑکا
کرکی بیل ہر شہر میں گیا یا اور اسکا سر کاٹ کر ایران کی بادشاہ کی پاس بھیجدیا انہیں اپنی دو نو بہائیوں

کا بدلا لینی کی علاوہ الدین غوری نی جسی تواریخ دانوں نی جہان سوز کا خطاب دیا یہی غزنی پر حملہ کیا سات کی لوٹ
مار میں شہر کو تو نیست و نابود کر دیا اور شہر والوں کو جو اسکی فوج کی غلام بنی تی غور میں لی گی گرفتار کر کی غور کو لیگیا اور وہاں
اپنی کھانوں کی نی زمی خوں سی گارا سنوارا

آخر اسی علاوہ الدین کی بھتیجی شہاب الدین محمد غوری کی قید میں بہرام کا تو تا بہرام کا بیٹا خسرو ملک جو خاندان
غزنی کا اخیر بادشاہ تہا فوت ہوا غزنی کی ساتھ سلطنت غور میں مل گی

ہندوستان میں مسلمانوں کی سلطنت قائم کرنی والا اسی شہاب الدین کو سمجھنا چاہی سنہ ۱۱۷۸ھ
میں اسنی ملک گجرات پر حملہ کیا لیکن وہاں اسنی شکست کہائی پھر کچھ پیچھی سنہ ۱۱۹۰ھ تو تو اور سنہ ۱۱۹۱ھ
میں ہندوستان کی دارالخلافہ کی طرف جھکا اس زمانہ میں دہلی کی درمیان پرتھی راج جو ہاں کا حکمران
رای پتھورا بھی کہتی میں راج کرتا تہا اور غوری کی اپنی برابر روی زمین پر کسی کو نہ سمجھتا تہا اسکا اس سپاہ پر یاد سے
حملہ ہوا اس پہلی لڑای میں کہ جو تہانیسر اور کرنال کی درمیان تلاوڑی کی میدان میں ہوی تی
شہاب الدین نی پرتھی راج سی شکست کہائی پھر سنہ ۱۱۹۳ھ میں وہ بڑی تیاری سی فوج لیکر آیا جی چند راجپوت فوج والی

اپنی جانہ زاد بھای کو کمک بھیجی پر وہ کیا سمجھتا تھا تین ہزار اور تین لاکھ سوروں کا لشکر اکٹھا کر لیا تھا پیادوں
کچھ شمار نہ تھا دھرہ سو سی اوپر اسکی لشکر میں راجا گنی جاتی تھی شہاب الدین سی دودہ کا جلد چیا چیہ ہی
سینوں سے لڑنے کو تیار ہی ہرنی موشکاری سی ترتا تھا ترائی کی وقت دو ہاتھی بنی لی لی بیطاری زنی
لشکر کی بیچ میں ہی مورچی ہندوؤں نی سمجھا کہ مسلمانوں کی پانو اکھڑی بیٹھ دیکھا کر بیچ حاتی ہیں
آگا سمجھا کہ سوچ کر جدھر جگہ جی چاہا دشمن کا بھاگنی کو قدم اٹھایا شہاب الدین نی جب دیکھا کہ ہندو
بھاگ گئی بارہ ہزار رجپوت ہوی زرہ پوش سوروں کی ساتھ چھوڑ دیا راجا کو دھر دبایا بیچ سی نکال
اور بہادر اسوقت کام جیتو رکھا راجا نیمر سی ہری بہادری کی ساتھ مارا گیا بہرتی راج کو شہاب الدین نی
زندہ پکڑ لیا اور پیراسکی گلی پر جیور اچلیو ادیا سیچ ہی کر فتح اور تکست خدا تعالی کی ہاتھ ہی اچیرس نی
ہزار وں آدمی قتل کی اور ہزاروں کو لونڈی غلام بنایا تب پرتھی راج کی کسی رشتہ دار سخت محصول لیتی
وعدہ رکی دہلی گدی پر بٹھایا اور اپنی غلام قطب الدین ایبک کو ہندوستان میں چھوڑ کر آپ
ولایت کو چلا گیا اس قطب الدین نی دہلی اور کوئل مراد بنا قبضہ کر لیا

اتفاقی کایی سمجھ ہی کہ دو نو بادشاہوں پس قنوج کا راجا جیچند راٹھور ہی کیچ سکتا تھا
دوسری سال شہاب الدین اوسپر حملہ کیا اور ارناوہ کی پاس اسی سکست دیکر بنارس تک ۱۱۹۴ھ
اپنی قبضہ میں کر لیا گویا بنگالہ کا دروازہ مسلمانوں کی لی کھول دیا جی چند اسی ترائی میں قطب الدین
کی شیر سی مارا گیا اسکی اہل و عیال قنوج چھوڑ کر مارواڑ کو چلی گئی
اس شہاب الدین نی بنارس میں کم سی کم ایک ہزار مندر توڑ وای ۱۱۹۵ھ میں بادشاہ
پیر ہندوستان میں آیا اور بیانا لیکر گوالیار کو جا گھیرا لیکن اسی برس میں کسی ضرورت

کی سبب اسی اپنی ملک کی طرف لوٹ جانا پڑا ۱۱۹۶ھ میں ایک دن جاڑا کا
دامنہ دولت ہوا کی وسطی عین دریای سندہ کی کنارہ پر اتہا آدھی رات کی وقت ضد
چند بدمعاس کہ جنکی رشتہ دار اسکی ترائی میں ماری گئی تی دریا میں تیر کر اسکی ڈیرہ میں گھس آئی
اور تلواروں سی مار اسکا خاتمہ کر دیا

اس شہنشاہ کی خزانہ میں ہمارا تہاریخ فرشتہ کی بموجب اسی پانچ من تو جواہرات تھی
جس بادشاہ کی مرنی کی خبر غزنی میں پہنچی تو وہانکی تخت سلطنت پر اسکا بیٹا
محمود عوری اجلاس فرمایا اور ہندوستان کی بادشاہت کا خلعت اور خطاب
قطب الدین ایبک کی بھیجا دیا تب سی ہی قطب الدین ہندوستان کا بادشاہ ہوا

اور ساوری صوبہ بالوہ اور اسکی اصلاع قنوج و جھانسی بالکل ہندوستان قطب الدین کی
قبضہ میں آگیا تہا سندہ اور بنگالہ ہی فتح ہوتا چلا تہا جبھ گجرات کی والی اسلحہ
اہل و ڈیرہ پر مسلمانوں کا جھنڈا پھرا رہا تہا اور راجا رہ گی تھی انھوں نی خراج دینا
اختیار کر لیا تہا

ذکر قطب الدین ایبک کا

اس بہادر شاہ ہندو پچین میں بسی وہ لشکر نیشاپور کی درمیان غلامی میں مول لیا تہا اور اسی نی
اپنی فارسی عربی پڑہا اسکی مرنی پر وہ ریک اور سوداگر کی ہاتھ بکا اور اس سوداگر نی
اسکو شہاب الدین محمد غوری کی پیشکش کیا شہاب الدین کی اوسپر اسقدر مہربانی ہوئی

کہ اسی اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا اور رفتہ رفتہ ہندوستان کی وسیع ملک کا بادشاہ ہوگیا
کیا قدرت ہے قادر ذوالجلال کی کہ جسنی ترکستان میں نیشاپور کی سوداگروں کی غلامی میں سر کی
وہ پیر ہا پی میں ہندوستان کی تخت پر مرا اور اس ملک میں مسلمانوں کی سلطنت کی بنیاد
قائم کرنی والا آخر ۶۰۷ھ میں جوگاں کھیلتی ہوئی گھوڑی سے گر کر اسکی صدمہ سے اسکا طایر
روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا تورکھا بنیا آرام تخت پر بیٹھا تین ایک سال ہی سلطنت
کرنی پایا تہا کہ اسکی بہنوئی شمس الدین التمش نے تاج شاہی اپنی سر پر رکھا

ذکر شمس الدین التمش

قطب الدین ایبک نے اسی ایک ہزار روپیہ میں خریدا تہا جسے کہ اسی آرام شاہ سے
تخت چھینا یہ بدایوں کا صوبہ دار تہا اسی بادشاہ کی زمانہ میں چنگیز خان جلون
کا سردار بی شمار فوج لیکر تاتار سے باہر نکلا تہا اور سندہ پار کی ملکوں میں
ایک شور قیامت برپا کر رکھا تہا کہتی ہیں کہ ملک تباہی ایسی کسی نی کسی نہیں کی جیسے
کہ اس سیل کی ماننہ خراب و منظور ہوی جہاں جاتا سواری ماری کاٹنی لوٹنی
پھونکنی کی اور کچھ بھی اسی کا دم نہ تہا
جب خوارزم کا بادشاہ جلال الدین خان بجایانی کی ورطہ سے اس ملک میں جلد اپنا تو معلوم
کی کہ یہ فوج اسکا تعاقب کرتی ہوی ملتان تک پہونچی تہی پر شمس الدین التمش تہا

عصل مندتہا جون ہی جلال الدین اس ملک میں قدم رکہا پہلے ہی جا کہ اس ملک کی آب ہوا آبکی مزاج بہارک
موافق نہ آوینگی جلال الدین سمجھ گیا اور ایران کی طرف مراجعت کر گیا اس سبب سے مغلوں کی فوج بی
لوٹ گئی ہر اپنی طلسم کا نمونہ اتنی ہی میں دکہلا گئی یعنی دنیا میں ہزار ہندو جو غلام بنانی کی قابل تہی
جب لشکر میں شمار کی کمی ہوی تو ان سب کو ہاتہوں تلوروں سے کاٹ ڈالا ایک کو بہی زندہ
نہ چہوڑا اسبب مسلمان نہ تہی بلکہ ایک قسم کی سودہ تہی اور وہ مورتوں کو پوجتی تہی اور بید
اور قرآن کو کیا جانے سمجھتی تہی
شمس الدین التمش نے دیکہا کہ ہندوستان میں خوب جما ہوا سندہ اور تورکھا بنیا کو کمزور
اور ہندو کی مشہور قلعوں ہر جی نشان جایگہ ہا اور اجین میں مہاکال کا مشہور مندر کہ جو سو سال
اونچا تہا توڑ ڈالا گو الیا دنیو دوبارہ اپنی قبضہ اقتدار میں لایا خلیفہ بغداد کی طرف
کا خلعت بہیجا اور وہ اونچا حوصلہ صورت بنیا ہی دہلی کا بادشاہ کہلانے لگا تہا کہ جو دہلی کی بجایات
میں اب بہی ہی آخر ۶۳۳ھ میں یہ بادشاہ فوت ہوا

ذکر رکن الدین فیروز کا

جب شمس الدین التمش سفر کوچ کر گیا تو رکھا بنیا رکن الدین فیروز تخت پر بٹہا
پر اسکو سلطنت کرنی کی کہاں لیاقت تہی رات دن شراب کے نشہ میں چور رہتا
تہا تمام سلطنت میں اندھیر مچا گرانیہا وقت ہوا تہا سلطنت ماکی ہر سو ہر جگہ درہم برہم ہوی تہی

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Library Digitised Collections

Author/s:
Raman, Pandat.

Title:
Dibacah| : Qadim halat Hindustan/

Date:
[18--?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23302

File Description:
Part 1